﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد16

جمعۃ المبارک 14؍اگست 2009ء

21؍شعبان1430ہجری قمری ۞ 14؍ظہور 1388ہجری شمسی

شمارہ 33

قرآن مجید کے ہرحرف کی تلاوت پر دس نیکیاں

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا۔ قرآن کریم کی تلاوت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ہرحرف پر دس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے۔ الٓـم ایک حرف نہیں بلکہ الف، لام اور میم میں سے ہر حرف پر دس دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

(سنن دارمی کتاب فضائل القرآن باب من قرء حرفا حدیث نمبر :2835)

جلسہ کی غرض حصول تقویٰ ہے۔تقویٰ ہرفتنہ سے بچنے کے لئے حصن حصین ہے۔جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو۔نماز کو چھوڑ کر ذکر الٰہی کوئی چیز نہیں۔یہ بھی درست نہیں کہ نماز کافی ہے اور ذکر الٰہی کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نماز تو ذکر الٰہی کی عادت ڈالتی ہے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرو۔حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑو۔خلافت کا دائمی نظام بھی حبل اللہ ہے۔اس رسّی کو پکڑنے والا وہ ہے جو عبادت کی طرف توجہ کرتا ہے۔خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔

آج اُمّت مسلمہ میں صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کی وجہ سے محبت و پیار کا نمونہ پیش کر رہی ہے۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43 ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرحکمت نصائح پر مشتمل افتتاحی خطاب)

آنریبل ممبران پارلیمنٹ Tom Drake، Paul Burstow، Justine Greening اور Emma Nicholson کی تقاریر اور جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور بہبود انسانیت کے کاموں پر خراج تحسین۔

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

پرچم کشائی کی تقریب

جلسہ سالانہ کے باقاعدہ افتتاحی اجلاس سے قبل 4:35 بجے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی مین مارکی سے باہر پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے۔حضور انور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا پرچم (لوائے احمدیت) لہرایا اور مکرم امیر صاحب یوکے نے یوکے کا جھنڈا لہرایا۔اس کے بعد حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس میں تمام شرکاءجلسہ شریک ہوئے۔اس موقع پر شرکاءجلسہ نے پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ سارے ماحول کو معطر کردیا۔لوائے احمدیت اور برطانیہ کے جھنڈے کے ساتھ ساتھ ان تمام ممالک کے جھنڈے بھی لہرارہے تھے جہاں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ قائم ہوچکی ہے۔گزشتہ سال ان جھنڈوں کی تعداد 98 تھی اور اس دفعہ غیر معمولی تگ ودو کی گئی اور بفضلہ تعالیٰ جھنڈوں کی تعداد 116 ہوگئی۔بعض ممالک کے جھنڈے بعض وجوہ کی بناپر دستیاب نہ ہوسکے تاہم بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ 195 ممالک میں قائم ہوچکی ہے۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

حضور انور کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضور انور جلسہ گاہ مردانہ میں تشریف لائے جہاں ہزاروں احباب نے اپنے امام کا پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ استقبال کیا۔حضور انور کے کرسیٔ صدارت پر تشریف رکھنے کے بعد حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب یوکے نے یکے بعد دیگرے چند معزز مہمانوں کا تعارف کروایا اور انہیں حاضرین جلسہ سے خطاب کی دعوت دی۔اس کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

بعض ممبران پارلیمنٹ کی تقاریر

۞......لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ برائے کارشالٹن اور ولنگٹن Mr.Tom Drake نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا جس کا حاضرین نے وعلیکم السلام سے جواب دیا۔جلسہ میں شرکت کی دعوت پر انہوں نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ پہلی دفعہ اس جلسہ میں شریک ہورہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ یہ برطانیہ میں سب سے بڑی کنونیشن ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ 25 سال سے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے ممبر ہیں اور آزادیٔ مذہب کے علمبردار ہیں جس کو آپ بھی مانتے ہیں۔بعض ممالک میں آپ پر زیادتیاں ہورہی ہیں لیکن میری پارٹی ہر مظلوم کے ساتھ ہے۔آپ لوگوں کا صبر و حوصلہ واقعی قابل تعریف ہے۔آخر میں انہوں نے حضور انور اور تمام جماعت احمدیہ کو جلسہ کی مبارکباد دی۔

۞......لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے ممبر پارلیمنٹ برائے Sutton اور Cheam جناب پال برسٹو (Paul Burstow) نے سب سے پہلے حضور انور اور تمام حاضرین کو السلام علیکم کہا جس کا جواب وعلیکم السلام سے دیا گیا۔انہوں نے شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ پہلے ایک دفعہ اس جلسہ میں شریک ہوچکے ہیں لیکن حدیقۃ المہدی میں انہیں پہلی دفعہ آنے کا موقع ملا ہے۔انہوں نے کہا کہ

آپ کی تنظیم کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور اس سلسلہ میں پانچ ہزار کارکنوں کا نمونہ واقعی قابل تعریف ہے۔ پھر کہا کہ مَیں بھی آپ کی طرح ہر شخص کے لئے مذہبی آزادی کے حق پر یقین رکھتا ہوں اور اس معاملہ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ مَیں امید کرتا ہوں کہ آپ کا جلسہ بہت کامیاب رہے گا۔ پھر کہا کہ مَیں نے جلسہ میں آکر اسلام کے متعلق بہت کچھ سیکھا ہے جو میرے لئے بہت اہم ہے۔

۞...... کنزرویٹو پارٹی کی ممبر پارلیمنٹ جسٹن گریننگ (Justine Greening) جن کا تعلق پٹنی کے علاقہ سے ہے جہاں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد فضل'' 1924ء میں تیار ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ میرا جماعت احمدیہ سے بہت اچھا تعلق ہے اور مجھے خوشی ہے کہ مجھے حضرت امام جماعت احمدیہ کے اعزاز میں پارلیمنٹ ہاؤس لندن میں خلافت جوبلی کے سلسلہ میں ایک خصوصی استقبالیہ منعقد کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے عورتوں کی جلسہ گاہ بھی دیکھی ہے جس میں بہت اچھا ماحول ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسجد فضل لندن میرے علاقہ میں ہے اور مَیں جماعت احمدیہ کی بہت مداح ہوں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ عالمگیر جماعت کو متحد رکھنے میں ایک عظیم کردار ادا کر رہے ہیں جو قابل تعریف ہے۔ انہوں نے جلسہ کی مبارکباد دی اور کہا کہ مَیں بھی آپ کی خوشی میں شریک ہوں۔

۞...... بیرونس ایما نکلسن (Emma Nicholson) جو ساؤتھ ایسٹ لندن کی ممبر پارلیمنٹ ہیں نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا انگریزی ترجمہ In the name of Allah, The Gracious , the Merciful پڑھا۔ اس کے بعد دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہ جلسہ ایک عظیم جلسہ ہے جس میں کثیر تعداد میں ممالک سے لوگ جمع ہیں اور پیارا ماحول بہت پُرامن ہے۔ پھر کہا کہ آپ لوگوں کا ظلم کے مقابلہ پر پُرامن طریق سے کھڑا ہونا آپ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آپ اپنے عمل سے دنیا کو یہ پیغام دے رہے ہیں کہ آپ مذہب کے اختلاف کے باوجود اسلام کا بہترین نمونہ ہیں۔ آپ آنحضرتؐ کے نمونہ کی بہترین مثال ہیں۔ آپ کی عورتیں بھی آنحضرت ﷺ کی ازواج اور دختران کے نمونہ کی شاندار مثال پیش کر رہی ہیں۔ ہم سب ایک ہیں۔ ہم سب کا اخلاقی نظریہ ایک ہے اور ہم شاندار مستقبل کے علمبردار ہیں۔ مَیں نے آپ کی خدمت انسانیت کے کام بیرون ممالک میں بھی اور یوکے میں بھی خود دیکھے ہیں۔ آپ کے امام امن کے پیغمبر ہیں جو آپ کو صحیح راہ پر چلا رہے ہیں۔ آخر میں انہوں نے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی۔

معزز مہمانوں کی خیرسگالی تقاریر کے جواب میں حاضرین دلی جوش کے ساتھ بلند آواز میں نعروں کے ساتھ جواب دیتے رہے جس سے جلسہ کی فضا باہمی رواداری کا بہترین نمونہ پیش کر رہی تھی۔ معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور نے مکرم فیروز عالم صاحب مبلغ سلسلہ کو ارشاد فرمایا۔ مکرم فیروز عالم صاحب نے سورۃ آل عمران کی آیات یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ...... الخ کی آیات ترجمہ کے ساتھ تلاوت کیں جن میں تقویٰ کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان کو نظم کے لئے دعوت دی۔ مکرم عصمت اللہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پُرمعارف نظم کے منتخب اشعار خوش الحانی کے ساتھ سنائے۔ پہلا شعر یہ تھا:

''کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا''

افتتاحی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افتتاحی خطاب سے حاضرین کو نوازا۔ جونہی حضور انور خطاب کے لئے کھڑے ہوئے احباب جماعت نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے تمام حاضرین کو السلام علیکم کے آسمانی تحفہ سے نوازا اور تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ کی جو اغراض بیان فرمائی ہیں ان کو مختصر الفاظ میں بیان کیا جائے تو وہ حصول تقویٰ ہے۔ تقویٰ یہ ہے کہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا۔ اس کی مثال ایسے دی گئی ہے کہ جیسے کوئی شخص کانٹے دار جھاڑیوں کے درمیان سے اپنے کپڑوں کو کانٹوں سے بچاتے ہوئے گزرے۔ ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ کسی گناہ کو چھوٹا نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ چھوٹے چھوٹے کنکروں سے ہی بڑے بڑے پہاڑ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اتَّقُوْا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ اور فرمایا وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ یعنی اس بات کا خیال رکھو کہ فرمانبرداری کی حالت میں موت آئے۔ یعنی ہر وقت تقویٰ کی راہوں پر چلو اور کوئی لمحہ اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو کیونکہ موت کے وقت کا علم نہیں۔ ان آیات میں اس طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے کہ اگر ہم ہر وقت اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے کی طرف توجہ رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا اور ہمیں فرمانبرداری کی حالت میں ہی موت دے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے پاس چل کر آئے گا مَیں اس کے پاس دوڑ کر آؤں گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی نے شرک نہ کیا ہو اور مغفرت مانگے تو اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اگر انسان ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہے اور ہمیشہ اسے یاد رکھے اور کبھی اس کو نہ بھلائے تب تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کی کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار رہے۔ شکرگزاری کے جذبات سے بھرا رہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو یاد رکھے۔ اس کے ذکر سے زبان کو تر رکھے کیونکہ فرمایا وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَر کہ اللہ کا ذکر سب سے بڑی عبادت ہے۔

حضور نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی غلطیوں کی سزا ایک گنا اور

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

''اَھْلًا اَھْلًا یا رَمَضَان''

''اَھْلًا اَھْلًا یا رَمَضَان''
پھر سے کِیا اُس نے احسان
اَھْلًا اَھْلًا یا رَمَضَان

تیرے چاند کی دِید ہوئی
ہر اک آن سعید ہوئی
شاد حیات مزید ہوئی
یعنی اپنی عید ہوئی
درد بنے پھر خود درمان
اَھْلًا اَھْلًا یا رَمَضَان

اُس کے ذکر میں ، ہستی میں
ہر کوئی مست ہے مستی میں
اِک باران برستی میں
جیسے اُترا خود رحمان
اَھْلًا اَھْلًا یا رَمَضَان

دُھل گئے سوچ کے سب منظر
کون یہ اُترا ہے گھر گھر
نام سے تیرے اے دِلبر
گونج اُٹھے دیوار و در
بھر گئے رحمت سے دالان
اَھْلًا اَھْلًا یَا رَمَضَان

اک پُرکیف حلاوت میں
سب ہیں محو تلاوت میں
ہر احساس طراوت میں
وہ مصروف سخاوت میں
پھر سے ہوا تازہ ایمان
اَھْلًا اَھْلًا یَا رَمَضَان

جو رحمان ہے باری ہے
فیض اُسی کا جاری ہے
فتنہ ، فسق ، فراری ہے
حبس ماحول پہ طاری ہے
تھم گئے شر کے سب طوفان
اَھْلًا اَھْلًا یَا رَمَضَان

پھر سے زیست ہوئی آسان
نیکی کے ہو گئے سامان
جان میں آ گئی سب کی جان
اور آزاد ہوئے انسان
قید ہوئے ہیں سب شیطان
اَھْلًا اَھْلًا یَا رَمَضَان

توڑ کے سب باطل کے جال
سچی بات دلوں میں ڈال
فاقہ مست ہو یا خوش حال
پھیر دے سب کے دل امسال
کروا دے ربّ سے پہچان
اَھْلًا اَھْلًا یَا رَمَضَان

(طاہر عدیم۔ جرمنی)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر54

مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب سے ایک انٹرویو۔(حصہ سوم)

خلافت رابعہ میں خدمت کی توفیق

حضرت مرزا طاہر احمد کی خلافت سے پہلے ہی عربوں کی طرف خاص توجہ تھی ۔ مجھے یاد ہے کہ 1981ء میں ملاقات کے دوران آپ نے پوچھا تھا کہ ہم عربوں میں تبلیغ کے لئے کیا کر رہے ہیں اور کون سے وسائل استعمال کر رہے ہیں؟

عظیم الشان تحفہ

1981 میں میرا ایک عزیز بغرض سیاحت کینیڈا آیا واپسی پر مصر میں اس سے کسی نے کینیڈا میں مسلمانوں کے حالات دریافت کئے تو اس نے بتایا کہ وہاں مسلمانوں کی ایک ایسی جماعت بھی پائی جاتی ہے جو کہتے ہیں کہ مسیح نازل ہو گیا ہے۔اس پر اس سائل نے میرے عزیز کو کہا کہ اگر تمہیں دوبارہ جانے کا اتفاق ہو تو اس جماعت کی کچھ کتب اور ان کے بارہ میں مزید معلومات لے کر آنا۔میرے عزیز نے ان باتوں کا مجھ سے ذکر کیا تو میں نے جماعت کی تعلیم اور اس کے عقائد کے بارہ میں تفصیل پر مشتمل پانچ آڈیو کیسٹس ریکارڈ کرکے اس کو ارسال کر دیں۔

پھر جب 1982ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو مسند خلافت پر فائز فرمایا اور مجھے اس سال جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی توفیق ملی تو میں یہ کیسٹس بھی ساتھ لے گیا اور ملاقات میں حضور انور کی خدمت میں پیش کر دیں۔حضور انور بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہ ایک عظیم الشان تحفہ ہے۔پھر آپ نے ان کو تبلیغ کی غرض سے مختلف ممالک میں پھیلانے کا ارشاد فرمایا۔

عربوں میں تبلیغ کا منظم منصوبہ

1982ء کے جلسہ میں ہی نہ جانے کیوں مجھے بڑی شدت کے ساتھ احساس ہوا کہ جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ اور یہ احساس اسقدر قوی تھا کہ جلسہ سالانہ میں غیر ملکی مہمانوں کے تاثرات پر مشتمل مختصر خطابات میں بھی میں نے اس کا ذکر کر دیا کہ مجھے اس جلسہ میں نہ جانے کیوں ایسے لگتا ہے جیسے کوئی بڑا واقعہ ہونے والا ہے۔

بہر حال یہ بڑا واقعہ اپریل 1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کی صورت میں سامنے آیا۔ آپ اپریل میں لندن تشریف لائے اور مئی میں مجھے حضور کی طرف سے لندن حاضر ہونے کا ارشاد ہوا۔

جب میں یہاں حاضر ہوا تو تین عرب احباب (محمود احمد عودہ امیر جماعت کبابیر، طہ القزق صدر جماعت اردن اور حسین القزق) کو پہلے سے یہاں موجود پایا۔

یہاں ضمناً یہ بھی عرض کر دوں کہ انہی دنوں میں جماعت نے گریس ہال روڈ پر نمبر 41 گیسٹ ہاؤس خریدا تھا اور ہمیں یہ شرف حاصل ہے کہ اس گیسٹ ہاؤس میں قیام کرنے والے پہلے افراد ہم تھے۔

بہر حال حضور انور نے فرمایا کہ عربوں میں تبلیغ کے لئے مفصل منصوبہ تیار کریں۔ہم چاروں دوستوں نے ایک ہفتہ کی گفت وشنید اور غور وفکر کے بعد ایک مفصل منصوبہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا جس کی حضور انور نے منظوری عطا فرما دی۔اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کہ ایک شخص مکمل طور پر فارغ ہو کر یہاں آجائے جو تمام مطلوبہ امور کی انجام دہی کو یقینی بنائے۔اور اس کام کے لئے باقی تینوں احباب نے میرا نام تجویز کیا۔حضور انور نے فرمایا یہ درست تجویز ہے، مصطفیٰ ثابت صاحب پہلے ہی وقف کر چکے ہیں لہذا اب وہ اپنے کام سے استعفیٰ دے کر یہاں آجائیں اور اس منصوبہ پر کام کریں۔

خسارہ نفع میں بدل گیا

یہ درست ہے کہ میری چھوٹی عمر سے ہی خدمت کی خواہش تھی لیکن میری ایک بیوی اور اولاد بھی تھی ۔ ان کو کسی معقول انتظام کے بغیر چھوڑ کر جانا بہت مشکل تھا۔دوسری طرف اسی عرصہ میں لندن آنے سے قبل یہ حادثہ ہوا کہ ہم نے ایک سکول خریدا لیکن اس کو اچھی طرح چلا نہ سکے اور ہمیں نفع کی بجائے خسارہ ہونے لگا حتی کہ پہلے دو ہفتوں میں ہی چھ ہزار ڈالرز کا خسارہ ہو گیا۔اس کے بعد میں تو لندن آگیا اور یہاں سے واپس جا کر اپنی بیوی سے جب یہ کہا کہ خلیفہ وقت نے مجھے لندن میں ہی جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے طلب فرما لیا ہے اور میں نے جانا ہے تو اس نیک بخت نے کہا کہ آپ بصد شوق جائیں اللہ تعالیٰ نے ہمارا انتظام فرما دیا ہے اور اب سکول کا کام چل نکلا ہے اور امید ہے کہ ہمارا اس سے اچھا گزارہ ہوتا رہے گا۔

یہ خلیفہ وقت کی اطاعت کی برکت تھی کہ ہمارا خسارہ بھی نفع میں بدلنے لگ گیا۔

عرب ممالک کے تبلیغی دورہ جات اور چند یادیں

حضور انور کے ارشاد اور تبلیغی منصوبہ کے مطابق میں نے مراکش،سعودیہ، کبابیر،مصر،اردن اور سیریا کا دورہ کیا۔کبابیر اور شام میں بفضلہ تعالیٰ احمدیوں کی ایک اچھی تعداد موجود تھی جبکہ باقی ممالک میں یا تو بہت کم احمدی تھے یا بالکل نہ تھے۔

الجزائر کی ایمبیسی سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ کے پاس کینیڈا کی شہریت ہے تو ویزہ تین دن کے اندر اندر مل جائے گا۔لیکن جب ویزہ لینے کے لئے دوبارہ ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ پیدا کہاں ہوئے ہیں؟ میں نے کہا قاہرہ میں۔ اس پر مجھے یہ جواب ملا کہ بے شک آپ کے پاس کینیڈین نیشنلٹی ہے لیکن قاہرہ میں پیدا ہونے کی وجہ سے آپ کے ویزہ کے لئے پندرہ دن کا وقت درکار ہو گا۔میرے پاس اتنا وقت نہ تھا جس کی وجہ سے میں الجزائر نہ جا سکا۔

اہل کبابیر کا میرے دل میں شروع سے ہی ایک خاص احترام تھا کیونکہ میں مجلہ البشریٰ میں جب چندہ دہندگان کے نام پڑھتا تھا تو ایسے لوگوں کو دیکھنے اور ان سے ملنے کے لئے اپنے اندر ایک تڑپ پاتا تھا۔چنانچہ ان دورہ جات میں ان صلحاء کے ساتھ بھی ملنے کا موقعہ ملا۔

شام میں مکرم منیر الحصنی صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی اور ان کا ایک نکتۂ معرفت اب تک مجھے یاد ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاما فرمایا: يَا أَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلَى شَفَتَيْكَ یعنی اے احمد تیرے لبوں سے رحمت پانی کی طرح بہہ نکلی۔ منیر الحصنی صاحب فرماتے تھے کہ آپ نے دیکھا ہے کہ جب گلاس کو پانی سے بھرتے جائیں تو بالآخر پانی کناروں سے بہنے لگتا ہے۔ یہ معنی ہے فَاضَتِ الرَّحْمَةُ عَلَى شَفَتَيْكَ کا۔ان کی یہ مثال مجھے بہت پسند آئی اور حقیقت یہ ہے کہ ایسے شخص کی محبت میں انسان کھنچتا چلا جاتا ہے جو اس طرح رحمت سے معمور ہو۔

مراکش میں کوئی احمدی نہ تھا لہذا وہاں میں مختلف لوگوں کے ایڈریسز لینے کے لئے گیا۔ازاں بعد ان کو تبلیغی لٹریچر بھجوایا۔ان میں سے بعض نے تو جواب دیا لیکن بعض نے خط لکھا کہ ہمیں آئندہ یہ لٹریچر نہ ارسال کیا جائے۔شاید یہ کوششیں ایم ٹی اے کے لئے تمہیدی کام کے طور پر تھیں۔

رقیم پریس کے قیام میں کلیدی کردار

میں 41 گیسٹ ہاؤس میں مقیم تھا جہاں دیگر امور کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کی علیحدہ طور پر اشاعت کے لئے کام کی ابتدا ہوئی۔اس وقت آج کل کے کمپیوٹرز جیسا تو کوئی کمپیوٹر نہ تھا تاہم اس کی ایک ابتدائی شکل تھی جس پر کتابیں ٹائپ کرنے کا کام شروع ہوا۔جماعت میں اس وقت عربی ٹائپ کرنے والا نہ کوئی شخص تھا نہ کسی کے پاس اس طرح کا کمپیوٹر۔چنانچہ ہم ایک عرب عیسائی نوجوان سے یہ کام کرواتے تھے۔ مجھے شک تھا کہ یہ ٹائپنگ میں کچھ خباثت کر سکتا ہے،لہذا میں پروف کو دوبارہ اصل تحریر کے ساتھ لفظاً لفظاً پڑھتا تھا۔میرا شک درست ثابت ہوا۔کیونکہ اس نوجوان نے بعض جگہ پر اصل لفظ کو بگاڑ کر کوئی ایسا لفظ ٹائپ کیا ہوتا تھا جس سے مضمون یکسر بدل جائے۔یا کبھی چند الفاظ کو چھوڑ دیتا تھا جن میں کوئی خاص اہم بات بیان ہوتی تھی۔ یا اگر کسی پیراگراف میں عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں عیسائیوں کے عقائد کے مخالف بات ہوتی تو وہ ایسے پیراگراف کو ہی حذف کر جاتا تھا۔اس صورتحال کے پیش نظر میں یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ ایسا کمپیوٹر اور کتابیں طبع کرنے کا سسٹم ہمارے پاس کیوں نہیں ہو سکتا تاہم خود یہ کام پوری احتیاط اور توجہ سے کر سکیں۔چنانچہ میں نے یہ تجویز اس وقت کے ایڈیشنل وکیل التبشیر مکرم مبارک ساقی صاحب کے سامنے پیش کی، لیکن انہوں نے اس بارہ میں کوئی خاص حوصلہ افزائی نہ کی۔لہذا میں نے اسے حضور انور کے سامنے پیش کر دیا، اور حضور انور نے اسے منظور فرما لیا۔اور اس کو وسیع طور پر ایک منصوبے کے طور پر جماعت کے سامنے پیش فرمایا جس میں افراد جماعت نے دل کھول کر چندہ دیا۔یوں رقیم پریس کا قیام عمل میں آیا۔

مشینوں کی خرید

حضور انور نے مجھے اس پریس کے لئے مشینری وغیرہ کے بارہ میں مفصل رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔اس کام کے لئے میں نے متعدد کمپنیوں کا رخ کیا اور کئی ایک پرنٹنگ کی نمائشوں میں بھی شرکت کی، حتی کہ جرمنی میں منعقدہ ایک نمائش میں بھی گیا۔میرا طریق کار یہ تھا کہ کسی بھی کمپنی میں جاتا یا ان سے رابطہ کرتا تو ان کی مشین کی خصوصیات دریافت کرتا۔ پھر انہیں بتاتا کہ یہی مشین فلاں کمپنی میں کم قیمت پر مل سکتی ہے تو ہم آپ سے ہی یہ مشین کیوں لیں۔اس پر وہ اُس مشین کے بعض نقائص اور اپنی مشین کی بعض خصوصیات گنواتے۔بکثرت ایسے تجارب سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ اچھی مشین کی کیا خصوصیات ہیں اور ہمیں کن خصوصیات کی حامل مشین کی ضرورت ہے۔لہذا بڑی سوچ بچار اور دیکھ بھال کے بعد ہم نے پرنٹنگ کے لئے ہائیڈل برگ کی مشین خریدی۔اسی طرح ایک مشین فولڈنگ کرنے والی بھی لی نیز دیگر کئی ضروری آلات کی خریداری کے بعد ہمارا پریس تیار ہو گیا۔

پریس کے لئے جگہ کا تعین

اسلام آباد میں چونکہ نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کی اجازت نہ تھی اور بنی بنائی بلڈنگز میں کوئی جگہ پریس لگانے کے لئے مناسب نہ معلوم ہوتی تھی۔بلکہ جہاں پر آج کل رقیم پریس قائم ہے اس جگہ کچن کے چولہے اور روٹی پلانٹ وغیرہ قائم تھا۔اس لئے یہ فیصلہ ہوا کہ یہ پریس ہالینڈ میں لگایا جائے۔حضور انور نے مجھے اس بات کا جائزہ لینے کے لئے ہالینڈ بھجوایا۔وہاں پریس لگانے کے لئے جگہ تو نہایت مناسب اور کھلی تھی لیکن دیگر امور کا جائزہ لینے کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ وہاں کاغذ،سیاہی،اور مشینوں کی مرمت انگلینڈ سے ڈیڑھ گنا زیادہ ہے۔جب یہ بات حضور انور کے سامنے پیش کی گئی تو حضور نے فرمایا کہ اس صورتحال میں تو بہتر ہے کہ اسے اسلام آباد میں ہی لگایا جائے۔

ابتداء میں ہمیں پریس کے لئے وہ جگہ دی گئی جہاں آج کل کھانا پکانے کیلئے چولہے اور کچن قائم ہے۔میں نے کہا ہمیں تو دو تین کمرے چاہئیں جہاں ایک میں مشینری ہو، ایک میں پرنٹنگ کے لئے پلیٹس تیار کرنے کا کام کیا جائے اور ایک کمرہ میں دیگر امور سرانجام دیئے جائیں۔لہذا پریس کی موجودہ جگہ سے کچن کو پریس کی مجوزہ جگہ پر منتقل کیا گیا اور موجودہ جگہ پریس کو دے دی گئی۔

”رقیم پریس“ نام رکھنے کی کہانی

ایک مجلس عرفان میں حضور انور نے فرمایا کہ اہل

پاکستان جس طرح مشکلات کا شکار ہیں اور اپنے دین کی خاطر تکالیف برداشت کر رہے ہیں اس حالت میں وہ اصحاب کہف کے مشابہ ہیں۔اس مجلس عرفان میں مَیں نے عرض کیا کہ اب ہمارے پاس پریس قائم ہوگیا ہے جس میں ہم کتابیں شائع کریں گے۔یوں اگر اہل پاکستان اصحاب الکہف ہیں تو ہم اصحاب الرقیم ٹھہرتے ہیں۔کیونکہ آیت قرآنی: اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا(الکھف:10) میں یہ دونوں اکٹھے مذکور ہوئے ہیں۔اس لئے حضور انور کی خدمت میں تجویز ہے کہ اس پریس کا نام رقیم پریس رکھ دیا جائے۔حضور انور کو یہ بات بہت پسند آئی چنانچہ اس پریس کا نام ''رقیم پریس'' رکھ دیا گیا۔

یورپ میں تبلیغی دورہ جات

مَیں نے 1985ء میں ناروے سے سپین تک تبلیغی دورہ کیا۔ناروے میں مجھے احمدی احباب نے بتایا کہ یہاں پر ایک عرب ویڈیو ٹیپس فروخت کرتا ہے اس کو تبلیغ کرنی چاہئے۔مَیں اس سے ملا اور میرا تاثر ہے کہ وہ شخص سعودی عرب کا ایجنٹ تھا۔یہ شخص وہاں سے ''طائر الشمال'' نامی ایک رسالہ بھی نکالتا تھا جس میں متحدہ عرب امارات پر سخت تنقید کرتا تھا شاید اس عرصہ میں دونوں ملکوں کے تعلقات اچھے نہ تھے۔بہر حال مَیں اس سے مختلف امور کے بارہ میں بات کر رہا تھا کہ اس نے میری اجازت کے بغیر ہی ایک تصویر کھینچ لی۔ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ سعودی حکومت کی نگرانی میں یورپ سے شائع ہونے والے عربی مجلّہ ''المسلمون'' میں جماعت کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی تصویر کے ساتھ میری وہ تصویر چھپی جو اس شخص نے ناروے میں لی تھی۔اس بات سے میرا تاثر ہے کہ شاید وہ سعودی عرب کے لئے کام کرتا تھا۔

ابن الوقت کا چیلنج اور وقت کا جواب

اس سعودی ایجنٹ نے مجھے کہا تھا کہ مَیں تمہیں چیلنج کے ساتھ کہتا ہوں کہ نہ صرف اوسلو بلکہ پورے ناروے میں ایک بھی عربی شخص تمہاری احمدیت کی اس دعوت کو قبول نہیں کرے گا۔

شاید کہ وہ ابھی زندہ ہو اور جماعت کی اس عظیم الشان ترقی کو دیکھ رہا ہو،عربوں کا اس طرح بکثرت احمدیت کو قبول کرنے میں اس شخص کے چیلنج کا کافی وشافی جواب آ گیا ہے۔

اس کے بعد مَیں سویڈن اور ڈنمارک گیا۔وہاں پر مجھے احمدیوں نے کہا کہ ہم عربوں سے رابطہ کرتے ہیں اور وہ ہمارے پروگراموں میں آنے کا وعدہ بھی کرتے ہیں لیکن عملاً آتے نہیں ہیں۔اس سلسلہ میں انہوں نے ایک عرب باشندہ کا ذکر کیا۔جب مَیں اس کے گھر گیا تو مجھے بھی یہی پیغام ملا کہ وہ گھر پر موجود نہیں ہے۔ان امور کی روشنی میں مجھے ایسے لگا کہ جیسے عربوں کو کسی خاص جہت سے احمدیت سے دور رہنے کی تلقین کی جارہی ہے۔لیکن جب اس کے بعد مَیں جرمنی گیا تو میرا یہ تأثر غلط ثابت ہوا اور وہاں تمام سلفی مولوی اور اخوان المسلمین اور بڑی داڑھیوں والے جمع ہو گئے۔لیکن کچھ دیر کے بعد پتہ چلا کہ وہ سب منظّم طور پر مجھ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کرنے کے لئے آئے ہیں۔انہوں نے جب اس کثرت سے اعتراضات کرنے شروع کئے تو مَیں نے کہا کہ آپ باری باری سوال کریں،مَیں آپ کے ہر چھوٹے بڑے اعتراض کا جواب دوں گا لیکن سب کا ایک ہی دفعہ جواب دینا میرے لئے ناممکن ہے۔مجھے یاد ہے کہ اس بات کا ان پر بہت اثر ہوا اور یہ مجلس ایک اچھے اثر کے ساتھ ختم ہوئی۔

اس حوالے سے مجھے ایک اور واقعہ یاد آرہا ہے۔1997ء میں حضور انور نے مجھے جرمنی کے تبلیغی دورہ پر بھیجا وہاں ایک جلسہ میں مجھے دو افریقی نوجوان ملے جو بہت اچھی عربی بولتے تھے۔میرا طریق یہ ہوتا تھا کہ مَیں پہلے کچھ وقت جماعت احمدیہ کے عقائد کی بابت عمومی طور پر لیکچر دیتا تھا اس کے بعد لوگوں کو سوال کرنے کی اجازت ہوتی تھی۔ان دونوں نوجوانوں نے میرے لیکچر کے دوران گڑبڑ کرنے کی کوشش کی۔پھر سوالوں کے وقفہ کے دوران بھی مجھے تنگ کرنے اور تمام پروگرام کو خراب کرنے کی کوشش کرتے رہے۔یہاں مَیں نے تعلیم بالغاں کے بارہ میں مصر میں لی گئی ٹریننگ کو استعمال کیا۔مَیں ان کے بعض اعتراضات کے جواب میں کہتا کہ یہ تمہارا اعتراض نہایت اہم اور بنیادی حیثیت کا حامل ہے لیکن افسوس کہ ہمارا آج کا موضوع کچھ اور ہے۔اور کسی اعتراض کے جواب میں ان کی تعریف کرتا اور کہتا کہ یہ ایک عاقل اور پڑھے لکھے انسان کا حق ہے کہ اس طرح کا سوال کرے اور مَیں تھوڑی دیر میں اس کے جواب کی طرف آتا ہوں۔اور کبھی یہ کہتا کہ حق کے متلاشی کا فرض بنتا ہے کہ ان امور کی بابت پوچھے اور اپنے تمام تر خدشات کو پیش کرے۔وغیرہ۔اس ٹیکنیک کو استعمال کر کے مَیں نے ان کو کافی حد تک نارمل کرلیا اور ہمارا جلسہ بھی خراب ہونے سے بچ گیا نیز ایک ایک کر کے ان کے اعتراضات کا شافی جواب بھی دے دیا گیا۔

جب مَیں کچھ دنوں کے بعد ایک اور شہر میں اسی طرح کے تبلیغی جلسہ میں گیا تو یہ دونوں وہاں پر بھی موجود تھے۔یہاں بھی انہوں نے اعتراضات کا سلسلہ شروع کیا۔لیکن پہلی بار سے بہت مختلف تھا۔بلکہ ان کے رویے میں خاصی تبدیلی تھی۔

جلسہ کے بعد مَیں نے ان سے پوچھا کہ انہوں نے اتنی اچھی عربی کہاں سے سیکھی ہے تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنے ملک سے سکالرشپ پر ازھر میں پڑھنے کے لئے آئے تھے اور پڑھائی مکمل کرنے کے بعد یہاں آگئے ہیں۔مَیں نے کہا کہ پڑھنے کے بعد تو آپ کو اپنے وطن واپس جانا چاہئے تھا تا اس کی خدمت کرسکیں جس نے ایک خطیر رقم آپ کی پڑھائی پر خرچ کی تھی۔اس پر انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہی کہا گیا کہ جرمنی چلے جاؤ وہاں پر اچھا کام تمہارے لئے موجود ہے۔

مَیں نے ان سے یہ تو نہ پوچھا کہ ایسا کس نے کہا تھا،تاہم مجھے اندازہ ہوگیا کہ شاید ان کو بعض مخصوص اداروں نے جماعت احمدیہ کا سدباب کرنے کے لئے یہاں بھیجا ہے،تبھی تو وہ جماعت کے ہر جلسہ میں موجود ہوتے ہیں۔

عربی رسالہ ''التّقویٰ'' کا اجراء

عربوں میں تبلیغ کا جو ہم نے منصوبہ پیش کیا تھا اس میں ایک عربی رسالہ کا اجراء بھی شامل تھا۔ابھی اس پر تفصیلی بحث اور غور وفکر نہیں ہوا تھا کہ اردن میں ایک صحافی (شاید اس کا نام ابوناب تھا) نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے بارہ میں ایک بہت اچھا مضمون لکھا جس میں آپ کی خدمات کو سراہا۔مکرم طٰہ قزق صاحب (صدر جماعت اردن) نے ان سے رابطہ کیا اور جماعت کی تبلیغ کی،جس کی بناء پر اس شخص نے قبول احمدیت کا عندیہ دیا۔ازاں بعد یہ شخص جماعتی خرچ پر لندن آیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے کمال شفقت سے اسے شوریٰ کے اجلاس میں اپنے ساتھ بٹھایا۔یہاں سے بھی حضور انور کی عربوں سے خاص محبت اور ان میں تبلیغ کے ایک جوش کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔بہر حال اس صحافی کے لندن میں قیام کے دوران مَیں نے عربی رسالہ کے اجراء کے بارہ میں بات کی۔اس نے کہا کہ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔لیکن اس کے لئے ابتدائی طور پر ہمیں مختلف ملکوں میں اپنے نمائندے مقرر کرنے ہوں گے۔علاوہ ازیں دیگر انتظامی امور کی انجام دہی کے لئے شروع میں کم از کم ایک لاکھ پونڈز کی رقم تو لازمی چاہئے ہوگی۔مجھے اس کی اس بات پر ہنسی بھی آئی لیکن مَیں نے اس کی بات جوں کی توں حضور انور تک پہنچادی ساتھ یہ بھی عرض کی کہ مجھے اس سے بات کرتے ہوئے شرح صدر نہیں ہوا کہ یہ شخص مخلص ہے بلکہ یوں لگتا ہے کہ شاید مفاد پرست ہے اور محض کچھ فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔حضور بھی ہنس دیئے اور اس شخص سے اس بارہ میں مزید کوئی بات نہ ہوئی۔

ازاں بعد مجلّہ التّقویٰ کا قیام تو عمل میں آ گیا۔اور کچھ عرصہ بعد جب حلمی الشافعی صاحب لندن منتقل ہو گئے تو انہوں نے اس کی ادارت کے فرائض بخوبی سرانجام دیئے اور ان کے بعد بھی اب تک یہ سلسلہ بفضل خدا احسن طریق پر جاری وساری ہے۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ آسٹریا کے چوتھے جلسہ سالانہ نہایت کامیاب وبابرکت انعقاد

(رپورٹ :محمد زاھد صدیقی ۔ سیکرٹری اشاعت آسٹریا)

جلسہ سالانہ کے انتظامات کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسیح موعود علیہ السلام کے پروانوں نے محدود وسائل کے باوجود دن رات بڑی محنت،تندہی،جفاکشی اور اخلاص کے ساتھ وقار عمل کے ذریعہ مردانہ اور مستورات کے جلسہ گاہ کی تزئین وآرائش کی گئی۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات کے مطابق جلسہ سالانہ کے پروگرام کا آغاز اجتماعی نماز تہجد سے ہوا۔اسی طرح مشن ہاؤس ویانا میں نماز فجر ادا کی گئی جو مکرم مولانا فیروز عالم صاحب انچارج مرکزی بنگلہ ڈیسک انگلینڈ جو حضور انور کی اجازت سے بطور مرکزی نمائندہ جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔

جلسہ سالانہ آسٹریا میں پینسٹھ افراد نے شرکت کی۔اس طرح یہ جلسہ اگرچہ تعداد کے لحاظ سے بہت چھوٹا تھا۔مگر یہ جلسہ اپنی تمام تر اعلیٰ اور شاندار دینی روایات کے ساتھ انابت الی اللہ کے ماحول میں ویانا شہر کے ایک خوبصورت ہال میں منعقد ہوا۔مستورات کے جلسہ گاہ میں پلازمہ ٹی وی کے ذریعے جلسہ کی کاروائی براہ راست دکھانے کا خصوصی اہتمام تھا جو سامعات کی توجہ اور دلچسپی کو برقرار رکھنے کا ایک نہایت موثر ذریعہ ثابت ہوا۔

پہلا اجلاس ساڑھے دس بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے کی۔جلسہ سالانہ کی کاروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔تلاوت و نظم کے بعد مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج آسٹریا و پولینڈ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور انور نے جماعت احمدیہ آسٹریا کے جلسہ سالانہ کے موقع پر بھجوایا تھا۔حضور انور نے اپنے مبارک پیغام میں فرمایا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانہ کے امام کو مان کر اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے۔اور ہم خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔پس آپ کو اس نظام کی قدر کرنی چاہئے اور اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر ڈالیں۔اور نظام اور خلافت کی اطاعت کا دامن کبھی نہ چھوڑیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔اور آپ کو نظام کے ساتھ وابستہ رہنے کی توفیق دے۔اللہ آپ کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔آمین

اس کے بعد مکرم مولانا فیروز عالم صاحب نے اطاعت خلافت اور اطاعت امیر کے موضوع پر خطاب فرمایا۔آپ نے حضور انور ایدہ اللہ کے پیغام کی روشنی میں احباب جماعت کو درس اطاعت دیا۔اس اجلاس کا دوسرا خطاب مکرم چوہدری عبدالماجد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ کا تھا۔آپ نے لین دین کے بارہ میں اسلامی تعلیم کے موضوع پر تقریر کی۔اور قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں معاملات کے بارے میں اسلامی تعلیم واضح کی۔تیسری تقریر ہمارے آسٹرین نو احمدی مکرم محمد یونس مائرہوفر صاحب کی تھی۔انہوں نے،ایک یورپین کی زندگی میں قرآن کریم کا کردار،کے موضوع پر جرمن میں خطاب کیا اردو میں اس کا ترجمہ مکرم حافظ راحت شمیم صاحب نے پیش کیا۔مکرم محمد یونس مائرہوفر کے خطاب کے بعد نماز ظہر و عصر وطعام کا وقفہ ہوا۔

دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج آسٹریا و پولینڈ نے کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس اجلاس میں چار تقاریر ہوئیں۔پہلی تقریر مکرم احمد جمال ماجد صاحب نے انگریزی اور جرمن زبان میں،تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات،کے موضوع پر کی۔اس کے بعد مکرم مرزا عرفان احمد صاحب آف جمہوریہ سلواکیہ نے،مقام قرآن وحدیث از ارشادات حضرت مسیح موعود،کے موضوع پر تقریر کی۔تیسری تقریر مکرم جہانگیر مرشد عالم صاحب نیشنل صدر جماعت آسٹریا نے کی۔جلسہ کا آخری خطاب مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ انچارج آسٹریا و پولینڈ نے کیا۔ان کا موضوع تھا،جس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے نہایت دلکش واقعات سنائے۔

آخر میں مکرم فیروز عالم صاحب انچارج بنگلہ ڈیسک لنڈن،جو اس جلسہ کے مہمان خصوصی تھے،نے دعا کروائی اور یہ یک روزہ جلسہ سالانہ بخیر وخوبی اختتام پزیر ہوا۔الحمدللہ علیٰ ذالک۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہم سب کے لئے بابرکت کرے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔آمین

❁❁❁❁❁❁

خطبہ جمعہ

ہم تو اس زمین میں جس کا نام حدیقۃ المہدی رکھا گیا ہے ہدایت کے باغ لگانے آئے ہیں۔ پیار و محبت کی فصلیں کاشت کرنے آئے ہیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا یہ سفر خدا تعالیٰ کی خاطر ہے اس لئے اس سفر کو دنیاوی فائدے کا ذریعہ کبھی نہ بنائیں۔

(جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو ہمسایوں کا خیال رکھنے، ٹریفک کے قواعد کی پابندی، عبادتوں کے قیام، اعلیٰ اخلاق کے اظہار، صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کرنے، جلسہ کے پروگراموں میں سنجیدگی سے شامل ہونے، اپنے ماحول پر نظر رکھنے، صفائی کا خاص خیال رکھنے، ویزا وغیرہ سے متعلق قوانین کی پابندی کرنے اور میزبانوں پر بوجھ نہ ڈالنے وغیرہ امور سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 24/جولائی 2009ء بمطابق 24/وفا 1388 ہجری شمسی بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ UK کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ UK جماعت گزشتہ 25 سال سے اب اُن جلسوں کے انعقاد کا انتظام کرتی ہے جو ایک لحاظ سے بین الاقوامی جلسے ہیں۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے مختلف ممالک سے احمدی مہمان تو حسب توفیق زیادہ سے زیادہ یہاں آنے کی کوشش کرتے ہی ہیں لیکن غیر از جماعت احباب بھی جو جماعت احمدیہ کو دنیا کی باقی اسلامی جماعتوں سے یا کسی بھی قسم کی دینی جماعتوں سے مختلف سمجھتے ہیں اور اس وجہ سے تعلق رکھتے ہیں کہ یہ جماعت دوسروں سے مختلف ہے اور اسی وجہ سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ یہاں آ کے پیغام بھی پڑھتے ہیں۔ ان کی بھی ایک تعداد ہے جو افریقہ کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے بھی آتی ہے اور ایک خاص اثر لے کر جاتی ہے۔ ان کے تاثرات جیسا کہ مَیں جلسے کے بعد کے خطبے میں ہر سال بیان کیا کرتا ہوں وہ تو اس وقت ہی بیان ہوں گے۔

اس وقت مَیں احمدی احباب کو جن میں میزبان بھی اور مہمان بھی شامل ہیں، چند باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ زیادہ تر مہمانوں کو توجہ دلاؤں گا۔ جہاں تک میزبانوں اور ڈیوٹی دینے والے کارکنان کا تعلق ہے، انہیں تو مَیں گزشتہ خطبے میں عمومی طور پر مہمان نوازی کے اسلوب، اسوہ رسول ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے حوالے سے بتا چکا ہوں۔ آج بعض اور باتیں ہیں جن میں سے چند ایک میزبانوں کے لئے اور باقی مہمانوں کے لئے ہیں وہ بیان کروں گا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ایک لحاظ سے یہ جلسہ بین الاقوامی جلسہ کی صورت اختیار کر چکا ہے اور اس میں وہ غیر از جماعت بھی شامل ہوتے ہیں جو جماعت کے بارے میں نیک جذبات رکھتے ہیں اور مختلف پروگراموں میں اپنے اپنے وقت کے مطابق تینوں دن شامل ہوتے رہتے ہیں۔

اور پھر ہمارے ہمسائے ہیں جن میں سے بعض ابھی تک ہمیں ان مسلمانوں کے زُمرہ میں شامل کرتے ہیں جن کے بارے میں عمومی تاثر یہ پایا جاتا ہے کہ وہ شدت پسند ہیں جس کی وجہ سے ان کے خیال میں دنیا میں فساد برپا ہے۔ مَیں عموماً غیروں کی مجالس میں جب بھی مجھے موقع ملے ان کی یہ غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ اسلام کی تعلیم شدت پسندی کی تعلیم نہیں ہے۔ اسلام کی تعلیم تو پیار اور صلح کی تعلیم ہے اور اس تعلیم کو خوب نکھار کر اس زمانے میں ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھا ہے۔ اس حوالے سے جو مَیں نے پہلے کہا کہ مَیں بعض انتظامی باتیں کروں گا۔ تو پہلے مَیں اس حوالے سے غیروں کے لئے جو اسلامی تعلیم کے بارہ میں غلط تاثر رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ان کے سامنے اس تعلیم کو پیش کرتا ہوں جس میں اسلام کی حسن و خوبی واضح ہوتی ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ”یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔ اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہیں، عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے“۔

(تحفہ ٔ قیصریہ۔روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 259)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ”اسلام جو پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور قرآن وہ قابل تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا۔ اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے انبیاء کی نسبت یہ تعلیم دی کہ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (البقرة:137) یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں“۔

پس جب دوسروں کے بزرگوں کی اور بڑوں کی اور انبیاء کی عزت کی جائے تو پیار اور محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتے ہیں اور مبعوث ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں یا جن کے ماننے والے ان کو خدا کا برگزیدہ سمجھتے ہیں اور ایک جماعت ان کے پیچھے چلنے والی ہے۔ ان کی عزت کریں۔ پس اس تعلیم کے ہوتے ہوئے اسلام کو شدت پسند اور دہشت گرد مذہب کہنا اور اس بنا پر ان لوگوں پر بدظنی بھی کرنا اور پھر بلا وجہ کے اعتراض بھی تلاش کرنا نہ صرف انصاف کے خلاف ہے بلکہ ظلم ہے۔

اس لئے میں اپنے ایسے ہمسایوں سے کہوں گا کیونکہ جمعہ کے وقت بھی بعض دفعہ بعض آئے ہوتے ہیں یا نمائندے آئے ہوتے ہیں، اس ذریعہ سے ان تک یہ پیغام پہنچ جائے کہ ہمارے متعلق ہر قسم کی بدظنیوں کو نکال کر اپنے دل صاف کریں۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمیں تو یہ حکم ہے کہ اپنے دشمن سے بھی اپنا سینہ صاف رکھو اور اس کے لئے دعا کرو۔ بلکہ ہمارے دین اسلام میں تو ہمسائے کے اس قدر حقوق ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نے ایک وقت میں یہ گمان کیا کہ کہیں ہمسائے ہماری جائیدادوں کے بھی وارث نہ ٹھہرائے جائیں۔ پس جن کے دلوں میں کچھ تحفظات ہیں وہ بے فکر رہیں۔ ہم تو اس زمین میں جس کا نام حدیقۃ المہدی

رکھا گیا ہے ہدایت کے باغ لگانے آئے ہیں۔ پیار و محبت اور حقوق العباد کی فصلیں کاشت کرنے آئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بہت ساری اکثریت ان غیروں کی بھی ہے جو ہمارے سے ہمدردی کا سلوک رکھتے ہیں۔ ہمارے لئے ہر طرح کی مدد کے لئے ہر وقت تیار و کمربستہ ہیں۔ گزشتہ سالوں میں جلسہ کے دنوں میں بعض دقّتیں پیش آئی تھیں جن میں بہتوں نے ہماری مدد کی اور اس سال بھی جلسے کے انعقاد کے لئے ہمارے حق میں رائے دی، مَیں ان سب کا بھی شکرگزار ہوں۔ اور سب احمدیوں کو بھی ان کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

دوسرے مَیں اپنے دوستوں اور ہمدردوں اور ان لوگوں کو بھی جن کو ہمارے بارہ میں کچھ تحفظات ہیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ مَیں نے ابھی بتایا اسلام کی تعلیم تو تمام مذہب کے بانیان کو عزت کی نظر سے دیکھنے کی تعلیم ہے اور ہم اپنے ایمان کی وجہ سے سب انبیاء کی عزت کرتے بھی ہیں۔ لیکن جب ہمارے نبی، ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق مغرب میں بیہودہ لٹریچر شائع ہوتا ہے۔ ان کو، قرآن کریم کو، آپ کی ازواج کو، صحابہ کو جب تحقیر اور توہین کا نشانہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تو پھر مسلمان اس پر اپنا ردّعمل ظاہر کرتے ہیں۔ اور جو مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل نہیں اور خلافت کی نعمت سے محروم ہیں ان کے ردّعمل راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے پھر ایسے ہوتے ہیں جس سے شدت پسندی کا اظہار ہوتا ہے۔ جہاں تک جماعت احمدیہ کا سوال ہے جماعت احمدیہ بھی ردعمل ظاہر کرتی ہے لیکن ہمارا ردعمل اسلام کی خوبصورت تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کو دنیا پر ظاہر کرنے کا ہوتا ہے۔ بہرحال مسلمانوں کے اس غلط ردعمل کی وجہ سے مغرب کے نام نہاد لکھنے والے اور سکالرز لغو کتابیں لکھ کر مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت کرتے ہیں۔ اور جب بھی مَیں نے یہ بات یہاں کے مختلف طبقوں میں کی، انہوں نے ہمیشہ مجھ سے اتفاق کیا کہ امن قائم رکھنے اور محبت و پیار بڑھانے کے لئے ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

پس ہمارے وہ ہمسائے جن کے ذہنوں میں غلط تاثر ہے حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہم تو یہاں آئے ہی پیار و محبت کی فصلیں کاشت کرنے ہیں۔ پیار اور محبت سے دل جیتنے کے لئے آئے ہیں اور مخالفت میں جو بھی اور جیسا بھی لوگ ہمارے ساتھ سلوک کر رہے ہیں ہماری طرف سے ان کے لئے نیک جذبات کا اظہار ہی ہوتا ہے۔

احمدیوں سے مَیں کہتا ہوں کہ یہ غیروں کو مخاطب کرکے جو مَیں نے ایک لمبی بات کی ہے، اس لئے کردی ہے کہ آپ لوگ بھی دل میں یہ احساس رکھیں کہ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں۔ علاوہ مہمان ہونے کی ذمہ داری کے جس کا مَیں ذکر کروں گا ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ ڈیوٹی دینے والا بھی ہو۔ اور یہ اس کی ایک ذمہ واری بھی ہے۔ پس ہر احمدی جو بھی اس جلسے میں شامل ہے، مرد ہے یا عورت ہے، جوان ہے یا بوڑھا ہے اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے کہ ہر سال کسی نہ کسی ہمسائے کو کسی شکایت کا موقع مل جاتا ہے۔ گو اکثریت اس حقیقت کو جانتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اتنے بڑے مجمع میں ہر کام میں 100 فیصد پرفیکشن (Perfection) پیدا نہیں ہوسکتی اور وہ کمزوریوں اور کمیوں کو نظرانداز کر جاتے ہیں۔ لیکن ہماری طرف سے ایسی کوشش ہونی چاہئے کہ اس وقت نہ ہمدردوں کو اور نہ ہی جو ہمارے غیر ہمدرد ہیں یا جو کمیوں کو تلاش کرنے کی فکر میں رہتے ہیں ان کو موقع مہیا کریں کہ جلسہ کی وجہ سے یہاں کی آبادی کو کسی بھی قسم کی دقت کا سامنا کرنا پڑے۔ بعض لوگ اعتراض کرنے کے لئے عادتاً بہانوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ لیکن ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور دعا بھی کرنی چاہئے کہ کبھی ایسے بہانے تلاش کرنے والوں کو کوئی موقع نہ ملے۔

جلسہ سالانہ کی انتظامیہ نے ٹریفک کے اصول و ضوابط بنائے ہیں ان کی پابندی کریں۔ بلکہ یہاں ملکی قانون کے مطابق ٹریفک کے قواعد و ضوابط جو ہیں ان کی پابندی کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ چھوٹی سڑک ہے تو جہاں چاہے گاڑی کھڑی کردیں۔ بعض یورپ سے آنے والے بھی بے احتیاطی کر جاتے ہیں اور بعض انگلستان کے رہنے والے بھی بے احتیاطی کرتے ہیں۔ اگر ہر کوئی سڑک پر گاڑی کھڑی کرنے لگ جائے تو سڑکیں تو بالکل بلاک (Block) ہو جائیں گی۔ پھر ہمارے دونوں طرف جو آبادیاں ہیں۔ ایک طرف آلٹن کا شہر ہے اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا گاؤں یا قصبہ ہے ان کی سڑکوں پر گھروں کے سامنے کبھی گاڑیاں کھڑی نہ کریں۔ دو سال پہلے بھی گھر والوں کو یہ شکایت ہوئی تھی۔ خاص طور پر بارش کے دنوں میں جب ٹریفک زیادہ ہوگئی تھا۔ اب تو ٹریفک کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن آج بھی ہوسکتا ہے کہ بارش کی وجہ سے تھوڑی سی اندر آنے میں دِقّت پیدا ہو تو ایسی صورت میں گاڑیاں باہر بالکل کھڑی نہیں کرنی۔ جو دو سال پہلے شکایت پیدا ہوئی تھی اس کی وجہ سے بہت زیادہ ہمسائے ایسی صورت میں ہمارے متعلق باتیں کرنے لگ گئے تھے۔ گو اس بارے میں انتظامیہ نے اب کافی توجہ دی ہے اور اس بات کا خیال رکھا ہے کہ ایسا واقعہ نہ ہو لیکن کسی بھی احمدی کو ایسی حرکت ہی نہیں کرنی چاہئے کہ انتظامیہ کو انہیں توجہ دلانے کی ضرورت پڑے۔ ہر احمدی کو خود اس ذمہ واری کا احساس ہونا چاہئے، چاہے وہ کہیں سے بھی آیا ہوا ہے۔ خود احتیاط کریں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اسلام نے تو ہمسائے کے بہت حقوق رکھے ہیں اور حدیقۃ المہدی کے دائیں بائیں رہنے والے تمام لوگ جماعت کے ہر فرد کے جو یہاں جلسے میں شامل ہونے آتا ہے اس کے ہمسائے ہیں۔ جہاں تک پارکنگ کا سوال ہے۔ گاڑی لانے والوں کے لئے بارش کی صورت میں بھی انتظامیہ نے پارکنگ کا انتظام کیا ہوا ہے۔ لیکن جیسا کہ گزشتہ سال تجربہ کیا گیا تھا اور اس سال کے دوران میں ایک عرصے سے جماعتوں کو بتایا جا رہا ہے اور مناسب بھی یہی ہے کہ اپنی گاڑیاں لانے کی بجائے لندن سے آلٹن تک جو ٹرین کا انتظام کیا گیا ہے اور یہ بڑا سستا انتظام ہے اس کو استعمال کریں۔ سٹیشن تک لانے لے جانے کے لئے لندن مسجد میں بھی اور بیت الفتوح سے بھی بس کی شٹل سروس کا انتظام کیا گیا ہے اور آلٹن سے حدیقۃ المہدی لانے کے لئے بھی بسوں کا انتظام ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی خاطر جلسے میں شامل ہونے کا ارادہ کیا ہے تو بعض چھوٹی چھوٹی تکلیفوں اور دقتوں کو نظرانداز کرنا چاہئے۔

بعض لوگ یہ باتیں بھی کر دیتے ہیں کہ جب چھوٹی سڑک تھی اور ٹریفک کی دِقّتیں تھیں بارش کا خطرہ تھا تو یہ جگہ کیوں لی؟ تو آپ جلسے کے لئے جہاں بھی جگہ لیں گے اس دِقّت کا تو سامنا کرنا پڑے گا۔ اس دِقّت کا سامنا اسلام آباد میں بھی کرنا پڑتا تھا حالانکہ وہاں جلسے میں شامل ہونے والوں کی تعداد اس وقت بہت تھوڑی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ وہاں کی آبادی کو بھی اور احمدیوں کو بھی اس کی عادت پڑ گئی۔ وہاں بھی ٹریفک کی وجہ سے ہمسایوں کو شروع میں جو اعتراض ہوتے تھے آہستہ آہستہ وہ ان کے عادی ہوگئے اور وہ اعتراضات دور ہوگئے تو یہاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ وہ دور ہو جائیں گے۔ لیکن ایک احمدی کا کام ہے کہ کسی بھی وجہ سے یہاں کی مقامی آبادی کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنیں۔ بلکہ ہر احمدی اپنا ایسا نمونہ دکھائے کہ اگر کسی کے دل میں احمدیوں کے بارے میں کوئی منفی سوچ ہے بھی تو وہ آپ کا رویّہ دیکھ کر دل میں شرمندہ ہو اور احمدیوں کے متعلق اپنی منفی سوچ بدل کر مثبت سوچ پیدا کرے۔ بلکہ دوستی کا ہاتھ بڑھائے اور ہمارے سے تعلق کو اپنے لئے عزت سمجھے۔

ہر احمدی احمدیت کا سفیر ہے۔ یہ ہر وقت ہر ایک کے ذہن میں رہنا چاہئے کہ آپ احمدیت کے سفیر ہیں۔ اس بات کی توقع کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ہمارے مرید ہو کر پھر ہمیں بدنام نہ کریں۔ مرید ہو کر پھر کون بدنام کر سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ تمہارے اخلاق ایسے اعلیٰ ہوں، تم وہ پاک نمونہ دکھلانے والے ہو کہ ہر احمدی پر اٹھنے والی انگلی جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نیک نامی کا باعث بننے والی ہو۔ جلسہ سالانہ کا اصل مقصد تو پاک تبدیلیاں پیدا کرنا تھا۔ پس یہ پاک تبدیلیاں ہیں جو ایک احمدی کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں۔

ان دنوں میں جہاں آپ کی طرف سے عبادتوں سے اس کے اظہار ہو رہے ہوں۔ وہاں اپنوں اور غیروں سے اعلیٰ اخلاق سے پیش آنا بھی ہر احمدی کا فرض ہے۔ بے شک مَیں نے کارکنان کو توجہ دلائی ہے کہ وہ ہر وقت مہمان نوازی پر مستعد رہیں اور کبھی کسی مہمان کو شکوے کا موقع نہ دیں۔ لیکن مہمان کا بھی فرض ہے کہ وہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے، اپنے اندر صبر و حوصلہ پیدا کرے۔ اگر کبھی کسی کارکن سے اونچ نیچ ہو جائے تو یاد رکھیں کہ وہ بھی انسان ہیں۔ ان سے بھول چوک ہوسکتی ہے۔ بعض کارکنان کئی کئی دنوں سے کام کر رہے ہیں۔ بعض کو 24 گھنٹوں میں صرف 2 گھنٹے سونے کا موقع ملتا ہے اور بشری تقاضے کے تحت اگر ایسی حالت میں کوئی کسی بات پر کسی مہمان کو تسلّی بخش جواب نہ دے یا اس کے خیال میں اس کی مہمان نوازی کا حق ادا نہ ہو رہا ہو تو مہمان کو بھی صرف نظر کرنا چاہئے اور کارکن کو معاف کرنا چاہئے۔ اکثریت تو UK کے رہنے والے مہمانوں کی ہے جو مختلف شہروں سے آئے ہیں اور یہاں جیسا کہ مَیں نے کہا ساری دنیا سے مہمان آ رہے ہوتے ہیں۔ احمدی بھی اور غیر از جماعت بھی۔ اگر کوئی کارکن مقامی مہمان کو چھوڑ کر باہر سے آنے والے مہمان کی طرف زیادہ توجہ دے دے، جو دینی چاہئے، تو پھر مقامی مہمانوں کو برا نہیں منانا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہونے کا نمونہ بھی یعنی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان بنے تو آپؑ نے کیا نمونہ پیش کیا وہ بھی ہمارے سامنے ہے اور یہ نمونے آج بھی

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line*: 07533667921

ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ کسی سفر پر تھے، کام میں مصروف تھے اور اس وجہ سے آپؑ نے رات کا کھانا نہیں کھایا۔ رات گئے بھوک کا احساس ہوا تو آپؑ نے کھانے کے بارے میں پوچھا تو سب کام کرنے والے پریشان تھے کہ کھانا تو جتنے وہاں لوگ آئے ہوئے تھے کام کرنے والے تھے سب کھا چکے ہیں اور کچھ بھی نہیں بچا۔ رات بازار بھی بند تھے کہ کسی ہوٹل سے کھانا منگوالیا جاتا۔ حضور علیہ السلام کے علم میں جب یہ بات آئی کہ کھانا ختم ہو گیا ہے اور سب انتظام کرنے والے پریشان ہیں کہ کھانا فوری طور پر جلدی جلدی پکانے کا انتظام کیا جائے۔ آپؑ نے فرمایا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھو دسترخوان پر روٹی کے کچھ بچے ہوئے ٹکڑے ہوں گے وہی لے آؤ۔ چنانچہ آپؑ نے ان ٹکڑوں میں سے ہی تھوڑا سا کھا لیا اور انتظام کرنے والوں کو تسلی کروائی۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ اگر حضور علیہ السلام اُس وقت کھانا پکانے کا حکم دیتے تو ہمارے لئے یہ باعث عزت ہوتا اور ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے اور اسی میں برکت تھی۔ لیکن آپؑ نے ہماری تکلیف کا احساس کرتے ہوئے روک دیا کہ کوئی ضرورت نہیں۔

پس یہ نمونے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے والوں کو بھی دکھانے چاہئیں۔

مجھے جلسے کے دنوں میں بھی اور ویسے بھی بعض لنگر خانوں کی شکایات ملتی رہتی ہیں اور جب تحقیق کرو تو اُتنی لاپرواہی مہمان کے بارہ میں نہیں برتی گئی ہوتی جتنا بات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ٹھیک ہے مہمان کے جذبات ہوتے ہیں ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن مہمانوں کو بھی اصل حقائق بیان کرنے چاہئیں۔ ربوہ میں تو اب جلسے نہیں ہوتے جب جلسے ہوا کرتے تھے تو اس وقت وہاں بھی شکایات پیدا ہوتی تھیں۔ اب ربوہ میں دارالضیافت جو لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے وہاں ابھی بھی باقاعدہ لنگر چلتا ہے۔ اگر کبھی انتظامیہ سے غلطی ہو جائے تو احمدی مہمان وہاں بھی بہت زیادہ زودرنجی کا اظہار کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اکثر انتظامیہ ان لوگوں سے معذرت بھی کر لیتی ہے۔ اسی طرح مجھے قادیان کے لنگر خانے کی بھی شکایات آجاتی ہیں اور یہاں خلیفۂ وقت کی موجودگی کی وجہ سے مستقل لنگر چلتا ہے اس لئے یہاں بھی شکایات پیدا ہوتی رہتی ہیں اور خاص طور پر جلسے کے دنوں میں شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ باقی دنیا میں عام دنوں میں تو لنگر نہیں چل رہا ہوتا کیونکہ وہاں ابھی لنگر کا اتنا وسیع انتظام نہیں ہے اور نہ لوگوں کا آنا جانا ہوتا ہے۔ لیکن جلسے کے دنوں میں لنگر چلتا ہے۔ وہاں بھی شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ تو بہرحال کارکنان کی طرف سے یہ کوتاہیاں جو ہیں وہ ہوتی ہیں جو نہیں ہونی چاہئیں۔ کارکنان کا فرض ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر میں آئے اس کی پوری عزت کی جائے اسے احترام دیا جائے۔ جہاں جہاں مستقل لنگر چلتے ہیں وہاں کے کارکنان کو میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہاں کوئی بھی مہمان آئے چاہے وہ وہاں مقامی رہنے والا ہو، ربوہ کا یا قادیان کا، یہاں کے بھی آتے ہیں، ان کے جذبات کا احترام کریں اور کبھی کوئی چبھتی ہوئی بات نہ کریں۔ بہرحال مہمان نوازی کی وجہ سے یہ باتیں مَیں نے عام لنگر خانوں کے بارہ میں بھی ضمناً کہہ دیں۔

لیکن مہمانوں کی طرف دوبارہ لوٹتے ہوئے میں پھر یہی کہوں گا کہ انہیں بھی صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ جلسے کے ان دنوں میں کیونکہ سب والنٹیئرز ہیں، مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے ہیں، یونیورسٹیوں، کالجوں کے طلباء ہیں۔ اس ماحول میں رہنے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے پیش کرتے ہیں۔ ان کی کمزوریوں سے صَرفِ نظر کریں اور ان کے جذبے کی قدر کریں جس کے تحت انہوں نے اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔

جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا سوال ہے ان کے لئے علیحدہ انتظام ہوتا ہے تاکہ ان کی مہمان نوازی زیادہ بہتر رنگ میں کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں کہ ''جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی معزز شخص آئے تو اس کا بہت زیادہ احترام و اکرام کرو''۔

یہاں جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ان کا مقصد جلسہ سننا اور اس سے روحانی فائدہ اٹھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو واضح فرمایا ہے کہ یہ جلسہ کوئی دنیاوی میلوں کی طرح نہیں ہے۔ دنیاوی میلوں کی جو حالت ہوتی ہے اُس میں تو سارا دن لوگ پھرتے رہتے ہیں، تماشے دیکھتے رہتے ہیں لغو محفلیں سجتی رہتی ہیں، کھانا پینا اور شور شرابے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ یہاں تو تین دن اگر انسان جسمانی غذا کی بجائے روحانی غذا کی طرف توجہ دے تو تبھی اپنے عہد بیعت کا حق ادا کرنے والا سچا احمدی کہلا سکتا ہے۔ پس اس بات کو لازمی بنائیں کہ جلسے کی کارروائی کے جو بھی پروگرام ہیں اس میں مرد بھی اور عورتیں بھی نوجوان بھی اور بوڑھے بھی سنجیدگی سے شامل ہوں اور جو بات سنیں، جو تقریریں سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں۔ کوئی عورت، کوئی مرد، کوئی نوجوان، کوئی بچہ ان دنوں میں جلسے کی کارروائی کے دوران باہر پھرتا، ٹولیوں میں بیٹھا اور کھیلتا ہوا نظر نہ آئے۔ عورتوں کے لئے چھوٹے بچوں کی مارکی علیحدہ ہے اس لئے کہ بچے روتے اور شور مچاتے ہیں اور دوسری بڑی عورتیں جو بغیر بچوں کے ہیں یا جن کے بچے بڑے ہو چکے ہیں وہ ڈسٹرب ہوتی ہیں۔ لیکن ایسے بچے جو چھوٹے نہیں اور جنہوں نے رونے دھونے کی عمر گزار دی ہے۔ سات آٹھ سال کی عمر کے ہیں۔ تھوڑی بہت سمجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ ان کو والدین کو سمجھا کر اپنے ساتھ لانا چاہئے کہ جلسہ پر ہم جا رہے ہیں اور وہاں دو تین گھنٹے کا جو ایک سیشن ہوتا ہے اس میں تم نے آرام سے بیٹھنا ہے۔ کئی بچے ہیں جنہیں مائیں سمجھا کے لاتی ہیں اور وہ بچے بڑے آرام سے بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان مجالس کا احترام بچپن سے ہی بچوں میں پیدا کریں اور اس کی ٹریننگ سارا سال گھروں میں دیں اور یہ دینی بھی چاہئے۔ مجھے بعض دفعہ شکایات ملتی رہتی ہیں کہ سارا سال اطفال کے اور ناصرات کے جو اجلاس ہوتے ہیں ان میں بچوں کو خاموش بیٹھ کر پروگرام سننے کی طرف توجہ نہیں دلائی جاتی۔ ناصرات میں تو کم ہے لیکن اطفال میں تھوڑی دیر بعد (یہ شرارتی طبیعت زیادہ ہوتی ہے لڑکوں میں) یہ باتیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ اگر سارا سال ماں باپ بھی اور ذیلی تنظیمیں بھی بچوں کی اس نہج سے تربیت کریں تو جلسوں میں ایسی شکایات نہ ہوں۔ چھوٹے بچوں کی ایک خاصی تعداد یہاں اللہ کے فضل سے ڈیوٹی بھی دے رہی ہوتی ہے اور بڑے پیارے انداز میں ڈیوٹی دے رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ایک خاصی تعداد ایسی بھی ہے جو ڈیوٹی نہیں دیتی۔ دوسرے شہروں سے آئے ہیں اور دوسرے ملکوں سے آئے ہیں۔ وہ ضرور کھیل کود اور شور شرابے کی وجہ سے جلسہ سننے والوں کو ڈسٹرب کر رہے ہوتے ہیں۔

تو اس لحاظ سے بھی جلسے میں شامل ہونے والوں کا فرض ہے کہ پیار سے اپنے بچوں کی تربیت کریں اور یہ تبھی ممکن ہو گا جب بچوں کو یہ احساس ہو کہ ہمارے بڑے بھی جلسے کے پروگرام غور سے سن رہے ہیں اور جلسے کے تقدس کا ان کو خیال ہے۔ ہماری یہ دینی مجالس تو ایسی ہونی چاہئیں کہ بجائے اس کے کہ کارکنات (مردوں کے جلسے میں تو نہیں ہوتا لیکن عورتوں کی مارکی میں ہوتا ہے) یہ نوٹس لے کر کھڑی ہوں کہ خاموشی سے جلسے کی کارروائی سنیں۔ آپ خود یہ اہتمام کر رہی ہوں کہ کسی بھی قسم کی توجہ دلانے کی ضرورت ہی نہ پڑے اور خود ہی خاموشی سے کارروائی سنیں۔

پھر ایک اہم بات جس کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ ہے اپنے ماحول اور اردگرد پر نظر رکھنا۔ جماعت کی حفاظت تو خدا تعالیٰ نے کرنی ہے اور ہمیشہ سے کرتا آ رہا ہے۔ یہی ہماری تاریخ ہمیں بتاتی ہے۔ اگر ہم اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کی طرف جھکے رہیں تو جماعت سے تعلق بھی مضبوط ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے حفاظت کے حصار میں بھی رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ مَیں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں اور یہ بھی کہ آخری غلبہ آپ کا ہے۔ اور یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو بحیثیت جماعت ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے گا انشاء اللہ۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جماعت نے ترقی کرنی ہے۔ لیکن مخالف اور دشمن ہمیشہ اس تاک میں رہتا ہے کہ کسی طرح نقصان پہنچانے کی کوشش کی جائے اور انفرادی طور پر بعض دفعہ قربانیاں بھی دینی بھی پڑتی ہیں۔ بعض دفعہ ہماری بے احتیاطیوں کی وجہ سے بھی مخالفین فائدہ اٹھاتے ہیں اور آج کل دنیا کے جو حالات ہیں اس میں جو ظاہری احتیاطیں ہیں وہ کرنی اور بڑی پابندی کے ساتھ کرنی عقل کا تقاضا بھی ہے اور خدا تعالیٰ کا حکم بھی ہے۔ اس لئے آپ نے دیکھا ہو گا کہ انتظامیہ نے اس دفعہ یہ انتظام بھی کیا ہے کہ سکینر لگائے گئے ہیں اور اس کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات جلسہ گاہ تک پہنچنے میں کچھ زائد وقت بھی لگ جائے۔ ایک تو صبر اور حوصلے کے ساتھ نئے طریق کے مطابق اپنی چیکنگ کروانے میں انتظامیہ سے پورا تعاون کریں۔ بلکہ جو چیکنگ کرنے والے ہیں وہ کارکنان کو بھی یا جس کو جانتے ہیں ان کو بھی اگر وہ ایک دفعہ باہر جا کر دوبارہ اندر آتا ہے تو سکینر میں سے گزاریں۔

دوسرے ہر شامل ہونے والا خود بھی اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ کیونکہ یہ تو ظاہر ہے کہ ہر مخلص احمدی ہر وقت جماعت کو کسی بھی قسم کے نقصان سے بچانے کی فکر میں رہتا ہے۔ اس لئے اس کا بھی تقاضا ہے کہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اپنے ماحول پر بھی نظر رکھے۔اوراس لحاظ سے ان دنوں میں انتظامیہ کی اس طرح بھی مدد کریں کہ اگر کسی کے بارے میں بھی شک ہو کہ یہ مشکوک ہے یا کسی بھی قسم کی ایسی حرکت ہے تو انتظامیہ کو اس کی اطلاع دیں۔خاص طور پر خواتین کو اس بارہ میں ہوشیار رہنا چاہئے۔لجنہ کی طرف کوئی بھی عورت مکمل طور پر چہرہ ڈھانپ کر پھرنے والی اور وہاں بیٹھنے والی نہ ہو۔کئی سال پہلے یہاں ایک واقعہ ہو چکا ہے کہ عورت کے بھیس میں ایک مرد کو پکڑا گیا تھا۔تو یہ نہ سمجھیں کہ اب ہم ہوشیار ہو چکے ہیں کہ چیکنگ بھی اچھی طرح ہو رہی ہے اس لئے بے فکر ہو جائیں۔ریلیکس(Relax) ہو جائیں۔بے فکری کی حالت میں ہی بعض نقصانات اٹھانے پڑ جاتے ہیں اس لئے ہمیشہ ایک مومن کو چوکس رہنا چاہئے۔

پھر صفائی ہے۔اس کا بھی خاص خیال رکھیں۔جلسے کے ماحول میں کبھی گند زمین پر نہ پھینکیں۔یہ نہ سمجھیں کارکنان موجود ہیں وہ بعد میں اٹھا لیں گے۔خود ہی معین جگہیں جہاں بنائی گئی ہیں جہاں ڈسٹ بن رکھے گئے ہیں وہاں جا کر اپنا گند پھینکیں چاہے وہ ڈسپوزایبل گلاس ہے کاغذ ہے، کوئی بھی چیز ہے۔اگر وہاں جا کے گند پھینکیں گے تو تھوڑی سی تکلیف ہو گی مگر ماحول صاف رہے گا۔اور پھر اسی طرح غسل خانے ہیں، ٹائلیٹس ہیں وہاں بھی مہمان یہ کوشش کریں کہ استعمال کے بعد انہیں اچھی طرح صاف کر دیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں جس سے کسی کا مقام گرتا ہو۔جو کارکن اور کارکنات صفائی پر مقرر ہیں وہ بھی اکثر صاحب حیثیت اور اچھے خاندان والے ہوتے ہیں۔صفائی کرنے سے عزت کم نہیں ہوتی بلکہ عزت بڑھتی ہے اور اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہوتا ہے۔جہاز پر بھی جب آپ سفر کر رہے ہوں تو وہاں بھی ٹائیلٹس میں لکھا ہوتا ہے کہ اگلے مسافر کی سہولت کے لئے غسلخانے کو صاف کر کے جائیں۔کارکنان کی انسپیکشن (Inspection) جس دن ہوئی ہے ان کو ایک مثال دی تھی ایک خاتون کی کہ وہ بڑی چاہت سے عورتوں میں صفائی پر ڈیوٹی لگوایا کرتی تھیں اور جب بھی کوئی غسلخانہ استعمال کرتا فوری طور پر جا کے اس کو صاف کرتی تھیں اور ان کو دیکھ کر کسی کو خیال آیا کہ یہ لگتی تو بڑی رکھ رکھاؤ والی خاتون ہیں پتہ کروں کہ کون ہے تو انہوں نے جب اس بارہ میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یہ آپا مجیدہ شاہنواز مرحومہ ہیں۔ایک سرکاری افسر کی بیٹی تھیں۔ایک بڑے کاروباری شخص کی بیوی تھیں۔لیکن انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبے سے یہ کام کیا اور کرتی رہیں۔جماعت کے لئے بے انتہا مالی قربانیاں کرنے والی تھیں۔لیکن اس مالی قربانی کو کافی نہیں سمجھا اور خدمت کے جذبے سے سرشار رہتی تھیں۔اللہ تعالیٰ ان کی نسل کو بھی جماعت سے مضبوط تعلق قائم کرنے کی توفیق دے۔بہرحال صفائی تو آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ایمان کا حصہ ہے۔پس مومنوں کا کام ہے کہ ہر اس چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی اختیار کریں۔جس کے بارہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ نے حکم دیا ہے اور صفائی تو مومن ہونے کی نشانی بتائی گئی ہے۔ایمان کا حصہ بتایا گیا ہے۔اس لئے ہر مہمان اور جلسہ میں شامل ہونے والا اس طرف توجہ دے اور یہ خیال نہ کرے کہ مَیں تو جاتا ہوں اور پیچھے سے شعبہ صفائی والے اپنا کام کرتے رہیں گے۔اور آج خاص طور پر جبکہ بارش ہو رہی ہے ذرا سا بھی گند جو ہے وہ زیادہ نظر آتا ہے۔کیچڑ والے بوٹ لے کے جب آپ غسلخانوں میں جائیں گے تو گند ہو گا۔کوشش کریں، ایک تو وہاں انتظامیہ کوشش کرے کہ کوئی ٹاٹ یا ایسی چیزیں رکھے دیں کہ جوتے صاف کر کے لوگ اندر جائیں کیونکہ آج بارش کی پیشگوئی ہے اور ہو سکتا ہے سارا دن ہوتی رہے۔

پھر آج کل سوائن فلو پھیلا ہوا ہے۔حکومت کی طرف سے بھی اس کی احتیاط کے بارے میں ہوشیار کیا جا رہا ہے اور ایم ٹی اے پر بھی اعلان ہو رہا ہے۔اس کے لئے بھی ایک تو جو ظاہری تدبیر ہے اس کے مطابق انتظامیہ نے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر آنے والے کو ہومیو پیتھک دوائی دینی ہے۔مجھے نہیں پتا کہ آج دی گئی ہے کہ نہیں۔لیکن نہیں دی گئی تو دوبارہ جب باہر جائیں اور اس سکینر میں سے گزریں تو وہ دوائی دی جانی چاہئے۔اس بارہ میں ہر مہمان کو، ہر آنے والے کو تعاون کرنا چاہئے۔دوسرے اگر کسی کو کسی بھی قسم کا فلو کا شک ہو تو دوسرے کا خیال کرتے ہوئے جلسہ پر آنے سے پہلے اپنے متعلقہ ڈاکٹر سے مشورہ لیں۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بیماری سے محفوظ رکھے۔ ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رکھے اور جلسہ میں شامل ہونے والے جلسے کی برکات کو سمیٹتے ہوئے گھروں کو جائیں۔

پھر جو دوسرے ممالک سے مہمان آئے ہوئے ہیں خاص طور پر پاکستان، بنگلہ دیش اور ہندوستان وغیرہ سے اور اسی طرح افریقین ممالک سے انہیں مَیں ہمیشہ کہتا ہوں کہ اپنے ویزے کی مدت ختم ہونے سے بہت پہلے واپس جانے کی کوشش کریں۔کیونکہ اس مرتبہ خاص طور پر مختلف ملکوں میں یو کے ایمبیسی کے ویزا دینے والے جو شعبے ہیں انہوں نے بعض جگہ احمدیوں کو حالانکہ وہ اکثر یہاں آنے والے تھے اعتراض کر کے ان کے ویزے واپس کر دیئے ہیں کہ احمدی جلسہ کے نام پر جاتے ہیں اور پھر واپس نہیں آتے۔گو یہ بات بالکل غلط ہے اور گزشتہ چھ سات سال سے تو مجھے علم ہے کہ جو بھی لوگ یہاں آتے ہیں واپس جاتے ہیں اور جو اگر یہاں رہے ہوں گے تو ان کی تعداد 4،5 سے زیادہ نہ ہو گی اور ان کو بھی سزا ملتی ہے جب وہ یہاں جلسہ کے ویزے پر آ کر رہ جاتے ہیں۔لیکن بہرحال اگر نہ ہونے کے برابر بھی یہاں لوگ رہتے ہیں تو یہ بھی ایک غلط حرکت ہے اور جماعت کی بدنامی کا باعث بنتی ہے۔کیونکہ اس سے دوسروں کے جلسے کی نیت سے یہاں جلسے پر آنے کے راستے بھی بند ہوتے ہیں اور یہ بات ایسی ہے جو کسی طرح بھی ایک احمدی کے شایان شان نہیں۔

پھر جلسہ کے انتظام کے تحت رہائش کا انتظام ہے، مہمان نوازی کا بھی انتظام ہے۔یہ عموماً دو ہفتے کے لئے ہوتا ہے۔اس کے بعد بغیر میزبان کی اجازت کے رہنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔یہ بن بلائے مہمان بننے والی بات ہے جو اسلام میں انتہائی ناپسندیدہ ہے۔اور اسی طرح جو لوگ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں ان کو بھی ان کا احسان مند ہونا چاہئے کہ انہوں نے انہیں اپنے پاس رکھا ہوا ہے اور بلاوجہ کا بوجھ ان پر نہیں ڈالنا چاہئے۔بعد میں بعض لوگ میرے پاس بھی آتے ہیں اور شکوہ کرتے ہیں کہ اتنے دن کے لئے آئے تھے لیکن جس عزیز کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے اس کا رویّہ اب ایسا ہے کہ ہم اب جماعتی انتظام کے تحت ٹھہرنا چاہتے ہیں۔نہ بھی ٹھہرنے کا کہیں تو شکوہ کرتے ہیں۔تو مہمانوں کو پہلے ہی اتنے عرصے کے لئے آنا چاہئے جو دوسروں پر بوجھ نہ ہو اور شکوے کبھی پیدا ہی نہ ہوں۔جلسہ کا مقصد تو محبت بڑھانا ہے۔اگر آپس کی محبت بڑھنے کی بجائے کم ہوتی ہے تو پھر جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد پورا نہیں ہو رہا۔پس جہاں گھر والوں کو میزبانوں کو حوصلہ دکھانا چاہئے وہاں مہمانوں کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا یہ سفر خدا تعالیٰ کی خاطر ہے۔اس لئے اس سفر کو دنیاوی فائدے کا ذریعہ کبھی نہ بنائیں۔خالصتاً للہ یہ آپ کا سفر ہو اور اس سفر کو للّٰہی سفر بنانے کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک اور اہم بات یہ بھی ہے کہ آپ کا پروگرام جو شائع ہوا ہوا ہے اس میں بعض ہدایات لکھی ہوئی ہیں ان کو ضرور پڑھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔آج تو محکمہ موسمیات کی وجہ سے بارش کی پیشگوئی تھی۔یہ بھی دعا کریں کہ اب اس کے بعد بارش بھی رک جائے۔اللہ تعالیٰ موسم بھی صاف کر دے اور باقی دن جو ہیں ان میں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام سے جلسہ کی کارروائی سن سکیں کیونکہ بارش کی صورت میں جو مارکی پہ پڑتی ہے تو آواز اتنی ہوتی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ بعض کو صاف الفاظ بھی سمجھ نہ آ رہے ہوں۔اس لئے دقت ہوتی ہے۔پھر چلنے پھرنے میں دقت ہو گی۔بچوں عورتوں کو دقت ہو گی۔تو یہ دعا کریں اللہ تعالیٰ موسم کو بھی ہمارے حق میں کر دے۔آمین

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دیجئے

احباب کی اطلاع کے لئے الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دینے کے نرخ حسب ذیل ہیں:

Size: 60mm x 60mm	£ 21.15 each
Size: 50mm x 120mm	£ 31.73 each
Size: 90mm x 120mm	£ 52.88 each
Size: 165mm x 120mm	£ 84.60 each

(مینیجر)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کر لیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔شکریہ۔

(مینجر)

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت

مختلف زبانوں میں

تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس خلافت کی آسمانی رہنمائی اور قیادت میں خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن مجید وفرقان حمید کے مختلف زبانوں میں تراجم اور ان کی اشاعت کے حوالہ سے قارئین کی خدمت میں مختصراً کچھ کوائف پیش کرنے سے قبل یہ بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ خلافت حقہ اسلامیہ سے وابستہ جماعت احمدیہ کے علاوہ بھی بعض مسلمان افراد، اداروں، جماعتوں ،فرقوں یا حکومتوں نے مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کئے ہیں لیکن احمدیہ مسلم جماعت وہ منفرد جماعت ہے جس نے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کی بابرکت قیادت اور مقدس رہنمائی میں باقاعدہ ایک منظّم پروگرام کے تحت دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے اور اس سلسلہ میں اٹھنے والے تمام اخراجات افراد جماعت احمدیہ اپنے امام کی تحریک پر خود برداشت کرتے ہیں۔

اگرچہ اس جماعت کے اکثر افراد دنیوی اور مادی وسائل کے لحاظ سے بہت معمولی حیثیت رکھتے ہیں اور اس جماعت کے پاس نہ تو تیل کی دولت ہے اور نہ دوسرے معدنی ذخائر کی لیکن اس جماعت کو ایسی سیادت نصیب ہے جو خدا تعالیٰ سے مؤیّد ومنصور ہے اور جس کی پیشگوئی پہلے سے قرآن وحدیث میں کی گئی تھی۔ اور اس الٰہی امامت وخلافت کو سچے دلوں اور اخلاص کی دولت سے مالا مال افراد پر مشتمل ایسی جماعت عطا ہوئی ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جان، مال وقت اور عزت سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت مستعد ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو خدمت قرآن کی اس توفیق اور سعادت کا ملنا خود قرآن مجید میں مذکور پیش خبریوں اور پیشگوئیوں کے عین مطابق ہے اور اس کے ساتھ الٰہی نصرت وتائید اور کامیابی کے عظیم الشان وعدے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے یہ خدمت اور یہ سعادت پہلے سے ہی آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق، آپ کے عظیم روحانی فرزند اور غلام ،جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعودؑ اور وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی مصداق آپ کو عطا ہونے والی جماعت کے لئے مقدر فرما رکھی تھی۔ سو ضرور تھا کہ ایسا ہوتا اور ایسا ہی ہوا۔ اور یہ وہ خاص امتیاز ہے جو کسی اور مسلمان فرد، ادارے، تنظیم ،فرقے یا جماعت کو حاصل نہیں۔

اس بات کے ثبوت میں اور اس کی کسی قدر وضاحت کے لئے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کے بہت سے ارشادات میں سے صرف چند ایک ذیل میں ہدیۂ قارئین ہیں جن میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں یہ ثابت فرمایا ہے کہ مختلف زبانوں میں قرآن مجید ،فرقان حمید کے تراجم اور تعلیمات قرآنیہ کی اشاعت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں اور اسی کے ہاتھوں سے مقدر تھی ،جس کا آنا ظلّی اور بروزی طور پر گویا خود آنحضرت ﷺ کا آنا تھا۔ اور یہ سب خدمتیں ،یہ سب کامیابیاں حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ ہی کا سلسلہ اور آپ ہی کی روحانی توجہات کا فیض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے اغراض میں سے ایک تکمیل دین بھی تھا جس کے لئے فرمایا گیا تھا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ:4) اب اس کی تکمیل میں دو خوبیاں تھیں۔ ایک تکمیل ہدایت اور دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔

تکمیل ہدایت کا زمانہ تو آنحضرت ﷺ کا اپنا پہلا زمانہ تھا اور تکمیل اشاعت ہدایت کا زمانہ آپؐ کا دوسرا زمانہ ہے جبکہ وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کا وقت آنے والا ہے اور وہ وقت اب ہے۔ یعنی میرا زمانہ یعنی مسیح موعود کا زمانہ۔''

(الحکم جلد 6 نمبر 43 مورخہ 30/نومبر 1902ء صفحہ اوّل)

اسی طرح فرمایا: ''اتمام نعمت کی صورتیں دراصل دو ہیں۔ اوّل تکمیل ہدایت۔ دوم تکمیل اشاعتِ ہدایت۔ اب تم غور کر کے دیکھو تکمیل ہدایت تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں کامل طور پر ہو چکی لیکن اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا تھا کہ تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کا زمانہ دوسرا ہو جبکہ آنحضرت ﷺ بروزی رنگ میں ظہور فرماویں اور وہ زمانہ مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (الصف:10) اس شان میں فرمایا گیا ہے۔ تمام مفسرین نے بالاتفاق اس امر کو تسلیم کر لیا ہے کہ یہ آیت مسیح موعودؑ کے زمانہ سے متعلق ہے۔

درحقیقت اظہار دین اُسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ کل مذاہب میدان میں نکل آویں اور اشاعت مذہب کے ہر قسم کے مفید ذریعے پیدا ہو جائیں اور وہ زمانہ خدا کے فضل سے آ گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت پریس کی طاقت سے کتابوں کی اشاعت اور طبع میں جو جو سہولتیں میسّر آئی ہیں وہ سب کو معلوم ہیں...... جس قدر آئے دن نئی ایجادیں ہوتی جاتی ہیں اُسی قدر عظمت کے ساتھ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی تصدیق ہوتی جاتی ہے اور اظہار دین کی صورتیں نکلتی آتی ہیں۔

اس لئے یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (الصف:10) کہہ کر فرمائی تھی۔ یہ وہی زمانہ ہے جو اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ:4) کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے۔ اور پھر یہ وہی وقت اور جمعہ ہے جس میں وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔'' (الحکم جلد 6 نمبر 18 مورخہ 17/مئی 1902ء صفحہ 5-6)

حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف ''تحفہ گولڑویہ'' میں اس امر کو بہت تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

'' ضرور تھا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت آنحضرت ﷺ کے ہاتھ سے ہوئی ایسا ہی تکمیل اشاعتِ ہدایت بھی آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہو۔ کیونکہ یہ دونوں آنحضرت ﷺ کے منصبی کام تھے۔ لیکن سنت اللہ کے لحاظ سے اس قدر خلود آپ کے لئے غیر ممکن تھا کہ آپ اُس آخری زمانہ کو پاتے اور نیز ایسا خلود شرک کے پھیلنے کا ایک ذریعہ تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی اس خدمت منصبی کو ایک ایسے امتی کے ہاتھ سے پورا کیا کہ جو اپنی خُو اور روحانیت کے رُو سے گویا آنحضرت ﷺ کے وجود کا ایک ٹکڑا تھا یا یوں کہو کہ وہی تھا اور آسمان پر ظلّی طور پر آپ کے نام کا شریک تھا۔

...... تکمیل ہدایت کا دن چھٹا دن تھا یعنی جمعہ۔ اس لئے رعایت تناسب کے لحاظ سے تکمیل اشاعت ہدایت کا دن بھی چھٹا دن ہی مقرر کیا گیا یعنی آخر الف ششم جو خدا کے نزدیک دنیا کا چھٹا دن ہے جیسا کہ اس وعدہ کی طرف آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ (الصف:10) اشارہ فرما رہی ہے اور اس چھٹے دن میں آنحضرت ﷺ کے خو اور رنگ پر ایک شخص جو مظہر تجلیات احمدیہ اور محمدیہ تھا مبعوث فرمایا گیا تا تکمیل اشاعت ہدایت فرقانی اس مظہر تام کے ذریعہ سے ہو جائے۔

...... چونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء تھے اور آپ کی شریعت تمام دنیا کے لئے عام تھی اور آپ کی نسبت فرمایا گیا تھا وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب: 41) اور نیز آپ کو یہ خطاب عطا ہوا تھا یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف: 159)

سو اگرچہ آنحضرت ﷺ کے عہد حیات میں وہ تمام متفرق ہدایتیں جو حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ تک تھیں قرآن شریف میں جمع کی گئیں لیکن مضمون آیت یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا (الاعراف: 159)۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں عملی طور پر پورا نہیں ہو سکا کیونکہ کامل اشاعت اس پر موقوف تھی کہ تمام ممالک مختلفہ یعنی ایشیا اور یورپ اور افریقہ اور امریکہ اور آبادیٔ دنیا کے انتہائی گوشوں تک آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی تبلیغ قرآن ہو جاتی اور یہ اس وقت غیر ممکن تھا بلکہ اس وقت تک تو دنیا کی کئی آبادیوں کا ابھی پتہ بھی نہیں لگا تھا اور دور دراز سفروں کے ذرائع ایسے مشکل تھے کہ گویا معدوم تھے۔ بلکہ.... 1257 ہجری تک بھی اشاعت کے وسائل کالعدم گویا کالعدم تھے اور اس زمانہ تک امریکہ کل اور یورپ کا اکثر حصہ قرآنی تبلیغ اور اس کے دلائل سے بے نصیب رہا ہوا تھا......۔

غرض آیت موصوفہ بالا میں جو فرمایا گیا تھا کہ اے زمین کے باشندو! مَیں تم سب کی طرف رسول ہوں عملی طور پر اس آیت کے مطابق تمام دنیا کو ان دنوں سے پہلے ہرگز تبلیغ نہیں ہو سکی اور نہ اتمام حجت ہوا کیونکہ وسائل اشاعت موجود نہیں تھے۔ اور نیز زبانوں کی اجنبیت سخت روک تھی۔ اور نیز یہ کہ دلائل حقانیت اسلام کی واقفیت اس پر موقوف تھی کہ اسلامی ہدایتیں غیر زبانوں میں ترجمہ ہوں اور یا وہ لوگ خود اسلام کی زبان سے واقفیت پیدا کر لیں۔ اور یہ دونوں امر اس وقت غیر ممکن تھے۔ لیکن قرآن شریف کا یہ فرمانا کہ وَمَنْ بَلَغَ یہ امید دلاتا تھا کہ ابھی اور بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تبلیغِ قرآنی اُن تک نہیں پہنچی۔ ایسا ہی آیت وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) اس بات کو ظاہر کر رہی تھی کہ گو آنحضرت ﷺ کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا مگر ابھی اشاعت ناقص ہے اور اس آیت میں جو مِنْهُمْ کا لفظ ہے وہ ظاہر کر رہا تھا کہ ایک شخص اس زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزون ہے مبعوث ہوگا جو آنحضرت ﷺ کے رنگ میں ہوگا اور اس کے دوست مخلص صحابہ کے رنگ میں ہوں گے''۔ (تحفہ گولڑویہ ،روحانی خزائن جلد نمبر 17 صفحہ 258-261)

چنانچہ جماعت احمدیہ کی 120 سالہ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ تکمیل اشاعت ہدایت کا وہ مبارک کام جس کا آغاز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس ہاتھوں سے ہوا تھا وہ الٰہی وعدوں کے مطابق آپ کے بعد ظاہر ہونے والی قدرت ثانیہ یعنی خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ نہایت کامیابی اور کامرانی کے ساتھ مسلسل وسعت پذیر ہے۔ اور جیسا کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں بشارت دی گئی تھی خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ افراد جماعت احمدیہ اس سلسلہ میں اپنے امام کے تابع تمام ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے لئے دامے، درمے، سخنے ہر قسم کی قربانیاں پیش کرتے ہوئے نہایت محنت اور اخلاص اور جانفشانی کے ساتھ مصروف جہاد ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اِس وقت تک جماعت احمدیہ کو 69 زبانوں میں مکمل قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو چکی ہے۔ اسی طرح بعض زبانوں میں جزوی طور پر تراجم شائع کئے گئے ہیں۔ جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام مختلف زبانوں میں طبع شدہ
مکمل قرآن مجید کے تراجم کی فہرست

نمبر شمار	نام زبان	پہلے ایڈیشن کا سن اشاعت
1	ڈچ(Dutch)	1953ء
2	سواحیلی(kiswahili)	1953ء
3	جرمن(German)	1954ء
4	انگریزی(English)(ترجمہ از حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ)	1955ء
	انگریزی ترجمہ وتفسیر پانچ جلدوں میں (Five Volume Commentry)	پہلا حصہ 1947ء میں شائع ہوا
5	اردو (تفسیر صغیر)	1957ء
	اردو (ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ)	2000ء
6	ڈینش(Danish)	1967ء
7	اسپرانٹو(Esperanto)	1970ء
8	انڈونیشین(Indonesian)	1970ء
9	یوروبا(Yoroba)	1976ء
10	گورمکھی(Gurmukhi)	1983ء
11	لوگنڈا(Luganda)	1984ء
12	فرنچ(French)	1985
13	اٹالین(Italian)	1986ء
14	فیجین(Fijian)	1987ء
15	ہندی(Hindi)	1987ء
16	رشین(Russian)	1987ء
17	جاپانی(Japanese)	1988ء
18	کیکویو(Kikuyu)	1988ء
19	کورین(Korian)	1988ء
20	پرتگالی(Portuguese)	1988ء
21	ہسپانوی(Spanish)	1988ء
22	سویڈش(Swedish)	1988ء
23	یونانی(Greek)	1989ء
24	ملائی(Malay)	1989ء
25	اُڑیا(Oriya)	1989ء
26	فارسی(Persian)	1989ء
27	پنجابی(Punjabi)	1989ء
28	تامل(Tamil)	1989ء
29	ویتنامی(Vietnamese)	1989ء
30	البانین(Albanian)	1990ء
31	آسامی(Assamese)	1990ء
32	بنگلہ(Bangali)	1990ء
33	چینی(Chinese)	1990ء
34	چیک(Czech)	1990ء
35	گجراتی(Gujrati)	1990ء
36	اگبو(Igbo)	1990ء
37	مینڈے(Mende)	1990ء
38	پشتو(Pushto)	1990ء
39	پولش(Polish)	1990ء
40	سرائیکی(Saraeiki)	1990ء
41	ٹرکش(Turkish)	1990ء
42	طوالوئن(Tuvaluan)	1990ء
43	بلغارین(Bulgarian)	1991ء
44	ملیالم(Malayalam)	1991ء
45	منی پوری(Manipuri)	1991ء
46	سندھی(Sindhi)	1991ء
47	ٹگالاگ(Tagalog)	1991ء
48	تیلگو(Telugu)	1991ء
49	ہاؤسا(Hausa)	1992ء
50	مراٹھی(Marathi)	1992ء
51	نارویجین(Norwegian)	1996ء
52	کشمیری(Kashmiri)	1998ء
53	سنڈانیز(Sundanese)	1998ء
54	تھائی(Vol:1 -Part 1 to 10)	1999ء
	تھائی(Vol:2 -Part 11 to 20)	2006ء
	تھائی(Vol:3 -Part 21 to 30)	June 2008
55	نیپالی(Nepali)	2001ء
56	جولا(Jula)	2002
57	کیکامبا(Kikamba)	2002ء
58	کٹلان(Katalan)	2003ء
59	کناڈا(Kanada)	2004ء
60	کریول(Creol)	2004ء
61	ازبک(Uzbec)	2005ء
62	مورے(More)	2006ء
63	فُولا(Fula)	2007ء
64	منڈنکا(Mandinka)	2007ء
65	وولوف(Wolof)	2007ء
66	بوزنین(Bosnian)	2008ء
67	ملاگاسی(Malagasy)	May 2008
68	قرغیز (Kyrgis)	July 2008
69	اشانٹی(Ashanti)	Ocober 2008

اس کے علاوہ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا انگریزی ترجمہ قرآن نابینا افراد کے لئے بریل(Brail) میں بھی جماعت احمدیہ UK سے دستیاب ہے۔

علاوہ ازیں حسب ذیل زبانوں میں جزوی طور پر تراجم شائع ہوئے ہیں۔

70	ماؤری(Mauri)(نیوزی لینڈ) پہلے 15 پارے۔Part 1-15	July 2008
71	جاوانیز (Javanese)۔پہلے دس پارے۔Part 1-10	2000ء
72	میانمار(Mayanmar)۔پہلے دس پارے۔(Vol:1-Part-1-10)	2003ء

علاوہ ازیں کئی ایک زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم مکمل ہو کر نظر ثانی یا کمپوزنگ وغیرہ کے مراحل میں ہیں۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کی زیر ہدایت متعدد زبانوں میں تراجم کئے جا رہے ہیں اور یہ مبارک سلسلہ نہایت سرعت رفتار کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے۔

احباب کے ازدیاد علم کے لئے آئندہ چند شماروں میں بعض تراجم قرآن مجید سے متعلق مختصر تعارف پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(باقی آئندہ)

رمضان المبارک سے کس طرح فائدہ اٹھایا جائے؟

(سیّد شمشاد احمد ناصر۔مبلغ سلسلہ امریکہ)

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک دفعہ پھر رمضان المبارک کا مہینہ ہماری زندگیوں میں آیا ہے۔آنحضرت ﷺ نے اس مبارک مہینہ کو ''شَھرٌ مبارکٌ '' قرار دیا ہے اور اس وجہ سے اس مہینہ کو''سَیّد الشّھُور ''یعنی تمام مہینوں کا سردار بھی کہا گیا ہے۔اسی مبارک مہینہ میں انسان کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک اجر پاتا ہے۔یہ بہت مبارک اور رحمت و مغفرت کا مہینہ ہے۔اس مبارک مہینہ سے فائدہ اٹھانے کے لئے بعض اہم طریقے درج ذیل ہیں:

1۔نماز باجماعت کا قیام کریں

قرآن کریم میں متعدد مرتبہ نماز باجماعت کے قیام کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔احادیث میں نماز باجماعت کے لئے آنحضرت ﷺ نے بشارات دی ہیں کہ 27 گنا ثواب ملتا ہے۔اس لئے دوستوں کو کوشش کر کے مساجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے۔نماز باجماعت اپنی ذات میں الگ ایک مضمون ہے۔یہاں صرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ یہ اہم فریضہ ہے رمضان میں اس کی طرف زیادہ توجہ رہے۔

2۔قیام اللّیل:

رمضان المبارک کے دنوں میں کوشش کرنی چاہئے کہ قیام اللّیل ہو، تہجد کی نماز ادا کی جائے۔آنحضرت ﷺ کی سنّت مبارکہ تھی کہ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ بھی کہ آپ آٹھ رکعات نمازِ تہجد ادا فرماتے تھے اور تین وتر۔انسان کو جتنا وقت میسّر ہو نمازِ تہجّد ضرور ادا کرنی چاہئے کہ اس وقت کی دعا خدا کے حضور مقبول ہوتی ہے۔احادیث میں قیام اللّیل اور نمازِ تہجد کی بہت فضیلت آتی ہے کیونکہ یہ وقت خدا سے لقاء کا بہترین وقت ہے۔

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات جبکہ رات کا ایک تہائی حصہ باقی ہوتو یہ اعلان کرتا ہے''کون ہے جو مجھے پکارے تا کہ مَیں اس کی دعا قبول کروں، کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تا کہ مَیں اسے عطا کروں، کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تا کہ مَیں اس کو بخش دوں''۔(ترمذی کتاب الدعوات)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دن کو بہت کام ہوتے ہیں اس لئے نماز تہجّد پر نہیں اُٹھ سکتے حالانکہ قرآنِ کریم نے اسی بات کو سامنے رکھ کر آنحضرت ﷺ کو نمازِ تہجّد کا حکم دیا:اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبْحًا طَوِیْلا (سورۃ المزمّل:8) کہ اے محمد تجھے دن کے وقت بے شمار کام ہوتے ہیں۔ گویا مصروفیتوں اور کاموں کا ایک ختم نہ ہونے والا دریا ہے جو بہتا چلا آتا ہے جن کی وجہ سے تمہیں لمبی لمبی عبادتوں کا موقع نہیں ملتا اس لئے راتوں کو اٹھ کر خدا کی عبادت کیا کر۔

ہم سب کو چاہئے کہ ہم تہجد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہر حال مل جائے گا۔اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔

3۔نمازِ تراویح

رمضان المبارک میں چونکہ نمازِ تراویح کا بھی انتظام ہوتا ہے ہم میں سے وہ جو نمازِ تراویح میں شامل ہوتے ہیں انہیں چاہئے کہ پھر بھی نمازِ تہجّد میں اٹھنے کی کوشش کریں۔خواہ دو رکعات ہی کیوں نہ پڑھیں یہ بہت بڑے ثواب اور اجر کا کام ہے۔

4۔تلاوت قرآن کریم

رمضان المبارک کا قرآن کریم کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔کیونکہ ان بابرکت ایام ہی میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا تھا۔ بالفاظ دیگر رمضان کا مہینہ قرآن کریم کی سالگرہ کا مہینہ ہے۔اس لئے ہم سب کو اس مبارک مہینہ میں کثرت کے ساتھ تلاوت کرنی چاہئے۔اس کے معانی پر غور و فکر ہو۔آنحضرت ﷺ کی سنّت مبارکہ کے مطابق کم از کم دو مرتبہ یا پھر ایک مرتبہ تو ضرور قرآن کریم کا دَور مکمل کرنا چاہئے۔

ایک مسلمان کے لئے تو یہ ازبس ضروری ہے کہ رمضان میں کثرت سے تلاوت ہو۔

5۔''دعائیں کریں، دعائیں کریں، بہت دعائیں کریں''

بلا شبہ یہ مبارک مہینہ دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ بھی ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں رہتا۔''

یہی وجہ ہے کہ روزوں اور دُعا کا اس گہرے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا ہے: وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ(البقرہ:187) کہ میرے بندوں کو بتادو میں بہت قریب ہوں اور دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

اس لئے یہ یاد دہانی کرانی ضروری ہے کہ رمضان میں دوست''قبولیتِ دعا'' کے نظاروں کے لئے خوب دعائیں کریں۔ویسے تو سارا وقت ہی قبولیتِ دعا کا ہے لیکن احادیث میں روزہ دار کے لئے ایک خاص وقت کی نشاندہی کی گئی ہے۔ابن ماجہ میں حدیث ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا:اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃٌ ما تُرَدُّ کہ روزہ دار کے لئے اس کی افطاری کے وقت کی دعا ایسی ہے جو ردّ نہیں کی جاتی۔

پس افطاری کا وقت بہترین وقت ہے قبولیت دُعا کا۔اس وقت کو باتوں میں یا کسی اور مصروفیت میں ضائع نہیں کرنا چاہئے۔افطاری سے 10-15 منٹ قبل تنہائی میں بیٹھ کر ضرور دعا کرنی چاہئے۔ اپنی دعاؤں میں اشاعتِ اسلام کے لئے ضرور دعائیں کریں۔ مسلمانوں کی یکجہتی، آپس میں پیار و محبت کے بڑھنے کے لئے بہت دعائیں کریں۔

6۔ذکرِ الٰہی، توبہ و استغفار و درود شریف کا ورد

رمضان المبارک میں انسان کو کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی، توبہ استغفار بھی کرنا چاہئے۔دیکھا جاتا ہے کہ انسان بعض اوقات اپنا وقت ذکرِ الٰہی میں گزارنے کے بجائے اِدھر اُدھر کی باتوں میں اور دیگر مشغولیات میں گزار دیتا ہے۔حالانکہ رمضان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور جتنا بھی وقت میسّر آئے خدا کو یاد کرنے میں اور کثرت سے استغفار کرنے میں یہ وقت استعمال کرنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:''ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے''

(بخاری کتاب الدعوات بات فضل ذکر اللّٰہ تعالیٰ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

''اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔'' آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ:''صبح و شام کے وقت خصوصًا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔'' (قشیریہ باب الذکر صفحہ111)

چند مختصر اور جامع دعائیں قرآن کریم اور احادیث میں سے افادۂ عام کے لئے لکھتا ہوں:

- ......سورۃ الفاتحہ کثرت سے پڑھیں۔
- ......رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ(البقرۃ251)
- ......رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً۔اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران:9)
- ......اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)
- ......(استغفار) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ۔
- ......درود شریف:

اس بابرکت مہینہ میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھیں۔کیونکہ درود شریف کا پڑھنا انسان کے لئے برکتوں، رحمتوں، اور قربِ الٰہی کا راستہ کھولتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآنِ کریم میں درود شریف یعنی ''صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا'' کے ساتھ تلقین فرمائی ہے اور احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔''

ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب الدعا میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت فضالہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔نہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نہ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا''اُس نے جلد بازی سے کام لیا اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔'' آپ ﷺ نے اُس شخص کو بلایا اور فرمایا''جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے ربّ کی حمد و ثناء کرے، پھر نبیٔ کریم ﷺ پر درود بھیجے، اور پھر اُس کے بعد حسبِ منشاء دعا کرے۔''

توبہ کے بارہ میں حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا غرغرے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلیتا ہے یعنی اس کی توبہ ردّ نہیں کی جاتی۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فضل التوبۃ)

حضرت جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

''ایک آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشے گا۔اس پر اللہ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر یہ پابندی لگائے کہ مَیں فلاں کو نہیں بخشوں گا۔مَیں نے اسے بخش دیا، ہاں خود ایسے شخص کے اعمال ضائع ہوگئے جس نے ایسا کہا۔''(مسلم کتاب البر والصلۃ)

استغفار کے بارہ میں تو قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں بہت تاکید آئی ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَمَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ(الانفال:34)

ترجمہ:اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جب کہ وہ بخشش طلب کرتے ہوں۔گویا اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنے والے عذابوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا:وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوْاللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ۔وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔وَلَمْ یُصِرُّوْاعَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ(آل عمران:136)''وہ لوگ جو اگر کسی بے حیائی کا ارتکاب کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر کوئی ظلم کریں تو وہ اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ بخشتا ہے اور جو کچھ وہ کر بیٹھے ہیں اس پر جانتے بوجھتے ہوئے اصرار نہیں کرتے۔'' (آل عمران136)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:''مَیں روزانہ سو مرتبہ سے بھی زیادہ استغفار کرتا ہوں۔''(بخاری)

اور پھر فرماتے ہیں کہ جو شخص استغفار کو لازم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشائش کے سامان پیدا فرمائے گا۔اس کی ہر تکلیف، غم اور پریشانی کو ختم کردے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو۔(ابو داؤد)

7۔صدقہ و خیرات:

رمضان المبارک چونکہ ایک پیغام یہ بھی دیتا ہے کہ اس مبارک مہینہ میں غریب پروری بھی کی جائے۔غرباء کا خاص خیال رکھا جائے۔اُن کی ہر قسم کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔اس لئے کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات بھی کرنا چاہئے۔آنحضرت ﷺ دُنیا کے انسانوں میں سب سے بڑے سخی تھے۔آپ کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے۔بلکہ پاس نہ بھی ہوتا تو فرماتے کہ تم قرض لے کر اپنی ضرورت پوری کرلو مَیں تمہیں دے دوں گا۔اور جب پاس ہوتا تو سب کچھ راہِ خدا میں قربان اور فدا کردیتے۔

احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو آپؐ کی سخاوت تیز آندھی سے بھی زیادہ ہوتی۔خدا جانے آپ کیا کیا کچھ لوگوں کو عطا فرماتے۔ یعنی یہ سنّتِ نبویؐ ہے کہ رمضان میں انسان مالی قربانی بھی

پیش کرے۔ صدقہ و خیرات بھی کرے۔

8۔ فطرانہ

اسی طرح صدقۃ الفطر کی ادائیگی بھی رمضان شروع ہوتے ہی کر دینی چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے ہر مسلمان خواہ بچہ ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت سب پر صدقۃ الفطر (زکوٰۃ الفطر) یا فطرانے کو واجب قرار دیا ہے۔ اس کی حکمت اور برکت کا بھی ذکر فرمایا کہ یہ روزہ دار کو لغو اور گندی چیزوں سے پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور مساکین کو کھانے کا سامان مہیا کرتا ہے۔

فرمایا کہ: ''رمضان کے مہینے کی نیکیاں اور عبادات آسمان اور زمین کے درمیان معلق ہو جاتی ہیں انہیں فطرانہ ہی آسمان پر لے جاتا ہے اور عبادات کی قبولیت کا باعث بنتا ہے۔''

پس جتنا فطرانہ بھی معین ہوا سے جلد ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ یہ فطرانہ جلد از جلد غرباء مساکین اور ضرورت مندوں کو پہنچ جائے اور وہ بھی عید کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں۔

9۔ رمضان کا آخری عشرہ، لیلۃ القدر، اعتکاف:

سارا رمضان ہی عبادات اور روحانی جدّ وجہد کا مہینہ ہے مگر رمضان کا آخری عشرہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی احادیث میں آتا ہے حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی کریم ﷺ اپنی کمر ہمت کس لیتے اور اپنی راتوں کو زندہ کرتے اور اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے۔

(بخاری)

آنحضرت ﷺ کا تو سارا سال ہی عبادات سے پُر ہوتا تھا۔ آپ ہر روز تہجد پڑھتے اور اس کے دوران قیام اتنا لمبا فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک بھی متورّم ہو جاتے۔ مگر رمضان کے آخری عشرہ میں آپ کی عبادات اور زیادہ معراج کے زینے طے کرتی۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم سے جو کوتاہی پہلے دو عشروں میں رہ جائے اس کی کمی آخری عشرہ میں پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

جن کو اللہ تعالیٰ اعتکاف کی توفیق دے انہیں اپنا سارا وقت ذکر الٰہی، توبہ استغفار، درود شریف، دعاؤں، عبادات اور بکثرت تلاوتِ قرآن کریم اور نوافل کی ادائیگی میں گزارنا چاہئے۔ غلبۂ اسلام کے لئے، پریشان حال لوگوں کے لئے، غرباء و مساکین و بیوگان کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ہر معتکف اعتکاف کے بعد اپنے اندر عظیم انقلاب محسوس کرے۔

آنحضرت ﷺ اعتکاف کے دوران سارا وقت عبادت میں صرف کرتے تھے۔ پس ہر معتکف کو حضور ﷺ کی سنّت مبارکہ کے مطابق اعتکاف کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب اعتکاف کرنے والوں کے اعتکاف کو شرفِ قبولیت بخشے۔

10۔ لیلۃ القدر

لیلۃ القدر کی فضیلت قرآن کریم میں یوں بیان ہوئی ہے: لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ (القدر:4)

''قدر کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے''

لیلۃ القدر کی ایک بڑی برکت یہ بھی ہے کہ وہ لوگ جن کو عام طور پر دوسرے دنوں میں زیادہ عبادات اور دعاؤں کی توفیق نہیں ملتی جب وہ رمضان کے آخری عشرے میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں بھی اس رات کی تلاش میں راتوں کو زندہ کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ تو پھر اس کے بعد انہیں خدا کے فضل سے دعاؤں اور عبادات کا نشہ لگ جاتا ہے جو ان کے ساتھ ہمیشہ لگا رہتا ہے اور اُن کی زندگی کو سنوارنے کا موجب ہو جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو رمضان المبارک میں لیلۃ القدر میں ایمان کی حالت میں اور ثواب کی نیت سے عبادت کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

پس جس طرح رمضان باقی نیکیوں کو دائمی حیات بخشتا ہے اسی طرح لیلۃ القدر جو کہ قبولیتِ دعا کا اہم موقع ہے، بھی نیکیوں کو مسلسل کرنے کا سبق دیتی ہے۔

لیلۃ القدر کی برکات ہر وقت اور ہر زمانے میں انسان حاصل کر سکتا ہے۔ حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں شروع سے آخر تک تمام نمازیں باجماعت ادا کیں تو اس نے لیلۃ القدر کا بہت بڑا حصہ پالیا''۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ کو لیلۃ القدر میں کی جانے والی دعا بھی سکھائی جو یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

اے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے پس تُو مجھے بھی بخش دے اور معاف فرمادے۔ (ترمذی ابواب الدعوات)

11۔ عید الفطر

رمضان المبارک گزرنے پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے انعام کے طور پر عید الفطر رکھی ہے جس میں تمام مسلمان مرد عورت چھوٹے بڑے سب خوشی سے شامل ہوتے ہیں۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسلام بھی بشاشت اور مسرت کا مذہب ہے اور انسانی وجود کی شادابی کے سامان مہیا کرتا ہے جو کہ عین فطرتِ انسانی ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم عید کی نماز کے لئے اتنی تاکید فرماتے تھے کہ حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ عیدین کے دن سب لوگ عورتیں اور بچے بھی عید پر جائیں۔ یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو بھی عید کے خطبے اور دعا میں شامل ہونے کا حکم ہوتا۔ البتہ وہ نماز میں شامل نہ ہوتیں۔ آپؐ نے اتنا تاکیدی ارشاد فرمایا کہ اگر کسی عورت کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کسی سہیلی سے مانگ لے اور عید پر حاضر ہو۔

پس عید کی خوشیاں رمضان المبارک کی عبادتوں کے قیام کے نتیجہ میں خدا سے لقاء کی خوشیاں ہیں۔ اور یہی حقیقی عید ہے جو رمضان کے مقاصد میں سے ہے کہ ہمیں خدا مل جائے۔

اس کے علاوہ جو ظاہری خوشیاں ہیں اُن میں بھی چاہئے کہ ہم اپنے غریب بھائیوں کو اپنی خوشیوں میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

✿✿✿✿✿

تہجد۔ رمضان کی اصل برکت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

''حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے رمضان مبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص کی خاطر عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

تو ہر رمضان ہمارے لئے ایک نئی پیدائش کی خوشخبری لے کر آتا ہے۔ اگر ہم ان شرطوں کے ساتھ رمضان سے گزر جائیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں تو گویا ہر سال ایک نئی روحانی پیدائش ہوگی اور گزشتہ تمام گناہوں کے داغ دُھل جائیں گے۔

ایک دوسری حدیث بخاری کتاب الصوم سے لی گئی ہے باب من فضل من قام رمضان۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

ان دونوں حدیثوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ پہلی حدیث میں عبادت کا عمومی ذکر تھا جو اخلاص کے ساتھ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے اس کی گویا کہ از سرِ نو روحانی پیدائش ہوتی ہے۔ یہاں تہجد کی نماز کا خصوصیت سے ذکر فرمایا گیا ہے جو رمضان کی راتوں کو اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دے جاتے ہیں۔

پس رمضان خصوصیت کے ساتھ تہجد کے ساتھ تعلق رکھتا ہے یعنی تہجد کی نمازیں کہنا چاہئے خصوصیت سے رمضان سے تعلق رکھتی ہیں اگرچہ دوسرے مہینوں میں بھی پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس پہلو سے وہ سب جو روزے رکھتے ہیں ان کے لئے تہجد میں داخل ہونے کا ایک راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اگر عام دنوں میں تہجد پڑھنے کی کوشش کی جائے تو ہو سکتا ہے بعض طبیعتوں پر گراں گزرے مگر رمضان میں جب اٹھنا ہی اٹھنا ہے تو روحانی غذا بھی کیوں انسان ساتھ شامل نہ کرلے۔ اس لئے اسے اپنا ایک دستور بنالیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ تاکید کریں کہ اگر وہ سحری کی خاطر اٹھتے ہیں تو ساتھ دو نفل بھی پڑھ لیا کریں اور اگر روزے رکھنے کی عمر کو پہنچ گئے ہیں پھر تو ان کو ضرور نوافل کی طرف متوجہ کرنا چاہئے۔ یہ درست نہیں کہ اٹھیں اور آنکھیں ملتے ہوئے سیدھا کھانے کی میز پر آ جائیں یہ رمضان کی روح کے منافی ہے۔ اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اصل برکت تہجد کی نماز سے حاصل کی جاتی ہے۔ اور امید ہے کہ اس کو اب رواج دیا جائے گا بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔

میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بیان کیا ہے قادیان میں جو بچپن ہم نے گزارا اس میں تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ کوئی شخص تہجد کے بغیر سحری کھانا شروع کردے۔ ناممکن تھا۔ بڑا ہو یا چھوٹا ہو وقت سے پہلے اٹھتا تھا اور توفیق ملتی تھی تو تہجد کے علاوہ قرآن کریم کی تلاوت بھی پہلے کرتا تھا پھر آخر پر سحری کے لئے وقت نکالا جاتا تھا اور سحری کا وقت تہجد اور تلاوت کے وقت کے مقابل پر ہمیشہ بہت تھوڑا سا رہتا تھا۔ بعض دفعہ جلدی جلدی کرکے ان کو کھانا کھانا پڑتا تھا کیونکہ اگر دیر میں آنکھ کھلی ہے تو کھانے کا حصہ نکالتے تھے تہجد کے لئے، تہجد کا حصہ نکال کر کھانے کو نہیں دیا جاتا تھا۔ پس یہی وہ اعلیٰ رواج ہے جسے اس زمانہ میں بھی رائج کرنا چاہئے اور اس پر قائم رہنا چاہئے۔

مسند احمد بن حنبل میں یہ حدیث ہے، بحوالہ فتح الربانی۔ ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران اُن تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزے دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

پس وہ دیگر شرائط جو تہجد کی نماز یا عبادت ادا کرنے کے علاوہ لازم ہیں وہ یہ ہیں کہ تقاضوں کو پورا کیا جائے اور تقاضے پورے کرنے میں اہم بات یہ ہے کہ وہ ان تمام باتوں سے محفوظ رہے جن کے متعلق قرآن کریم میں یا احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ خصوصیت سے رمضان کے مہینے میں ان سے پرہیز کیا جائے اور ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے۔ ایسا روزے دار اگر رمضان کے مہینہ روزہ رکھتے ہوئے گزار دے تو اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے''۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

برطانیہ کے ایک ریجن میں

تین تبلیغی مجالس

(رپورٹ: فیض احمد زاھد۔ مبلغ سلسلہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق کہ شہروں کے ساتھ ساتھ دیہات میں بھی اسلام کا پیغام پہنچایا جائے، ہارٹ فورڈ ریجن کو گزشتہ دنوں تین مقامات پر تبلیغی مجالس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ان کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

Gravelyامن کانفرنس

Stevenage شہر کے قریب ایک گاؤں Gravely میں مورخہ 26 اپریل کو امن کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس سے تقریباً ایک ماہ قبل ٹیمیں بنا کر گاؤں کے تمام گھروں کو دعوت نامے دئے گئے۔ اسکے علاوہ تمام سرکاری افسران اور دیگر سرکردہ شخصیات کو بھی دعوت نامے بھجوائے گئے۔ گاؤں کے ٹاؤن ہال میں (جس میں 75 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش ہے) یہ پروگرام رکھا گیا۔ پروگرام شروع ہونے سے قبل ہی ہال مکمل طور پر بھر چکا تھا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ حاضرین میں علاقہ کے ڈاکٹر صاحبان، مذہبی نمائندگان اور مختلف طبقات کے اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کی تعداد بہت نمایاں تھی۔

تلاوت قرآن کریم، مہمانوں کو خوش آمدید اور جماعت کے تعارف کے بعد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے نے ''اسلام اور امنِ عالم'' کے موضوع پر نہایت مدلل اور پرتاثیر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں مہمانوں کی طرف سے کل 13 سولات پوچھے گئے۔ یہ سوالات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات، ہجرت اور قبر اور اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں سے متعلق تھے جن کے جوابات مکرم امام صاحب نے دئے۔ سوالات اختلافی مسائل سے متعلق تھے۔ مکرم امام صاحب نے پوری وضاحت سے اور نہایت عمدگی سے اس رنگ میں جوابات دئے کہ عیسائی سامعین کی دلآزاری بھی نہ ہو اور اسلامی تعلیم بھی ان پر خوب واضح ہو جائے۔ اس طرز بیان سے سامعین نے بہت اچھا اثر لیا جس کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ اجلاس مکمل ہونے پر قریباً سب نے فرداً فرداً مکرم امام صاحب سے ملاقات کی اور سارے پروگرام کو خوب سراہا۔

اس پروگرام میں 49 انگریز مہمانوں نے شرکت کی۔ انہوں نے واپسی سے قبل جماعتی لٹریچر بھی بڑے شوق سے حاصل کیا۔

❁❁❁❁❁❁

Fulborne امن کانفرنس

Cambridge کے مضافات میں ایک گاؤں Fulborne میں 18 اپریل کو امن کانفرنس منعقد کی گئی۔ پروگرام سے تقریباً ایک ماہ قبل گاؤں کے گھروں میں چارسو کے قریب پمفلٹ اور دعوت نامے تقسیم کئے گئے۔ یہ پروگرام بھی گاؤں کے ٹاؤن ہال میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور جماعت کے تعارف کے بعد اسلام اور انسانی حقوق کے موضوع پر مکرم ارشد احمدی صاحب نے تقریر کی۔ جس کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں مہمانوں نے اسلام کی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں سے متعلق سوالات کئے۔ زیادہ تر سوالات دہشت گردی، امن اور اسلامی تعلیمات کو دنیا میں پھیلانے میں جماعت کیا کردار ادا کر رہی ہے؟ کے متعلق تھے۔ سوالات کے جوابات خاکسار اور مکرم ریجنل امیر صاحب نے دئے اور مکرم ارشد احمدی صاحب نے معاونت کی۔ اس پروگرام میں احمدی احباب کے علاوہ چھ مہمانوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر تبلیغی اسٹال بھی لگایا گیا۔ آخر پر ریفریشمنٹ کے موقع پر مہمانوں سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔

❁❁❁❁❁❁

Luton امن کانفرنس

مورخہ 19 اپریل کو لیوٹن شہر میں ایک تبلیغی نشست منعقد کی گئی جس میں مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے نے شرکت فرمائی۔ اس پروگرام میں لیوٹن شہر کے میئر نے بھی شرکت فرمائی۔ اس پروگرام کا موضوع ''اسلام اور انسانی حقوق'' رکھا گیا تھا۔

تلاوت قرآن کریم اور جماعت کے مختصر تعارف کے بعد مکرم امام صاحب نے تفصیل سے انسانی حقوق سے متعلق اسلامی تعلیمات کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے مذہبی آزادی، انسانی مساوات، باہمی ہمدردی اور ضرورت مندوں کی امداد کے حوالہ سے اسلامی تعلیمات کو قرآنی آیات کے حوالہ سے اجاگر کیا اور جگہ جگہ رسول مقبول ﷺ کے مبارک اسوہ کو پیش فرمایا۔ اسکے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں مہمانوں نے خوب دلچسپی لی اور کثرت سے سوالات کئے۔

اس پروگرام میں مقامی یونیورسٹی کے بعض انگریز طلباء بھی شامل تھے جو کہ اسلام کے متعلق تحقیق کر رہے ہیں۔ انہوں نے سوالات میں گہری دلچسپی لی اور بعد میں الگ سے محترم امام صاحب سے ملاقات کر کے مزید معلومات حاصل کیں۔ ایک طالبہ علم نے جو انسانی حقوق پر مقالہ لکھ رہی ہیں انہوں نے کہا کہ ان کو اس پروگرام میں شامل ہو کر بہت فائدہ ہوا ہے اور جو باتیں انہوں نے سُنی ہیں انہی کی روشنی میں وہ اپنا مقالہ لکھیں گی۔

لیوٹن شہر کے میئر نے اپنی تقریر میں پروگرام کو سراہتے ہوئے جماعت کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ وہ آج کے اس پروگرام سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ قیام امن کے سلسلہ میں جماعت کی یہ کاوش قابل تحسین ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ باقاعدگی سے MTA دیکھتے ہیں۔ ان کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پر مشتمل گفٹ پیکٹ پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کے موقع پر تبلیغی اسٹال بھی لگایا گیا اور سب مہمانوں کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ پروگرام میں خدا کے فضل سے 19 مہمانوں نے شرکت کی جن میں سے اکثر انگریز تھے۔ ریفریشمنٹ کے موقع پر مہمانوں سے مختلف موضوعات پر تفصیل سے گفتگو ہوئی۔ الحمدللہ کہ مہمانوں نے سارے پروگرام کو بہت سراہا۔ اکثر نے کہا کہ یہ ان کی زندگی میں پہلا موقعہ ہے کہ وہ اس قسم کے پروگرام میں شامل ہوئے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان مساعی کے بابرکت نتائج ظاہر ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیں بھرپور دعوت الی اللہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ ساؤٹومے کے

دوسرے جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

(نیشنل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی کارروائی کی اشاعت)

(مرزا انوارالحق ۔ مبلغ سلسلہ و نیشنل پریذیڈنٹ ساؤٹومے)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ساؤٹومے کو اپنا دوسرا جلسہ سالانہ مقام ''نیوش'' (Neves) مورخہ 27/جون 2009ء بروز ہفتہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

ساؤٹومے اٹلانٹک اوشن (Atlantic Occean) میں گیبون (Gabon) کے پاس ڈیڑھ لاکھ آبادی پر مشتمل ایک جزیرہ نما ملک ہے۔ ملک کی 95 فیصد آبادی عیسائی ہے۔ جماعت احمدیہ سرکاری طور پر 2001ء میں یہاں رجسٹرڈ ہوئی اور جماعت کا کام شروع کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ لوگوں میں اسلام کے متعلق اچھا تأثر قائم ہو رہا ہے۔

تقریباً ایک ماہ قبل جلسہ کے انعقاد کے لئے مجلس عاملہ کی میٹنگ کی گئی اور افسر جلسہ سالانہ، جلسہ کی تاریخیں اور ناظمین کے شعبہ جات کی ذمہ داری ممبران کو دی گئی۔ امسال مکرم عیسیٰ برونو صاحب (Issa Brounou) جو جماعت کے نیشنل سیکرٹری فنانس بھی ہیں کو افسر جلسہ سالانہ مقرر کیا گیا اور مختلف شعبوں کے لئے 9 ناظمین چنے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں منظوری اور دعا کے لئے درخواست کی گئی جسے پیارے آقا نے ازراہ شفقت قبول فرمایا۔

جلسہ سالانہ دارالحکومت سے 35 کلومیٹر دور ملک کے دوسرے بڑے شہر نیوش (Neves) ایک مرکزی سکول میں منعقد کیا گیا۔ جلسہ سے دو ہفتے قبل تمام احباب کو خطوط ارسال کئے گئے اور وقتاً فوقتاً ناظمین کے ساتھ جلسہ کی تیاریوں کے سلسلہ میں میٹنگز بھی ہوتی رہیں۔ ناظمین اور شاملین کی اکثریت نومبائع تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب نے عمدہ طور پر تعاون کیا۔

27/جون بروز ہفتہ جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد، نماز فجر اور خصوصی درس سے کیا گیا۔

پرچم کشائی اور دعا کے بعد تقریب کا آغاز کیا گیا۔ قرآن کریم کی تلاوت ایک نومبائع خادم نے کی اور اس کا ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد ایک اور نومبائع خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم اردو کلام ''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے'' خوش الحانی سے پیش کیا۔ اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد پروگرام میں چار تقاریر ہوئیں جو کہ اسلام امن کا مذہب، سیرت النبیؐ، نظام خلافت کی اہمیت وبرکات اور جماعت احمدیہ کے عقائد کے موضوعات پر مشتمل تھیں۔ ہر تقریر کے بعد اطفال و ناصرات کے پانچ گروپس نے مختلف پروگرامز پیش کئے جن میں وضوء کا طریق، اذان، مکمل نماز، عربی زبان کے تعارفی فقرات اور دینی معلومات پر مشتمل سوالات شامل تھے۔ اس کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو 30 منٹ تک جاری رہا۔

بعدازاں شاملین کو اپنے تأثرات بیان کرنے کا موقع دیا گیا جن میں انہوں نے جماعت کے متعلق اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اور ساؤٹومے میں جماعت کے کاموں کو ملک اور عوام کے لئے بہت خوش آئند قرار دیا۔

اس موقع پر تین نومبائع خدام نے یسرنا القرآن ختم کیا تھا ان کی تقریب بسم اللہ بھی منعقد ہوئی اور قرآن کریم کی کچھ ابتدائی آیات قراءت کے ساتھ پڑھ کر سنائیں۔ تینوں خدام کو قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا گیا۔ مذکورہ تینوں خدام نے زندگی وقف کرنے کا عہد کیا جنہیں مستقبل قریب میں جامعہ احمدیہ گھانا میں ٹریننگ کے لئے بھجوایا جائے گا۔ انشاء اللہ

پروگرام کے آخر پر خاکسار نے تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سب احباب کو کھانا پیش کیا گیا جو لجنہ کی ایک ٹیم نے تیار کیا تھا۔ کتب کی نمائش کا بھی اہتمام تھا جہاں جماعتی کتب نمائش کے لئے پیش کی گئیں۔ جماعتی سرگرمیوں کو تصاویر کے ذریعہ دکھایا گیا۔ ایم ٹی اے کا سٹال، ہومیو پیتھک ادویات کا سٹال اور ہیومینٹی فرسٹ کا سٹال لگایا گیا تھا۔ امسال جماعت کے نام اور جوبلی لوگو کے مختلف رنگوں میں Key Rings تقسیم کئے گئے۔

امسال اس جلسہ میں چھ علاقوں سے 230 افراد نے شرکت کی۔ تین مذاہب کی نمائندگی ہوئی۔ سرکردہ شخصیات میں ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، ڈائریکٹر آف پولیس اور ڈائریکٹر آف نیول سیکورٹی شامل تھے۔ سب نے پروگرام کو سراہا اور جماعت احمدیہ کو پرامن جماعت قرار دیا۔

اگلے دن ملک کے نیشنل ٹی وی TV5 اور نیشنل ریڈیو RTS، لوکل ریڈیو RNS اور ملک کی دو بڑی اخبارات میں ہمارے جلسہ کی کارروائی کی تفصیلی اشاعت ہوئی۔

اس طرح ساؤٹومے کا یہ دوسرا جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بابرکت نتائج ظاہر کرے اور اس ملک میں جماعت کی ترقی کے لئے مزید راہیں کشادہ کرے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت قاضی غلام مرتضٰی صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' 12/جولائی 2007ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے حضرت قاضی غلام مرتضٰی صاحبؓ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت قاضی غلام مرتضٰی صاحب کا اصل وطن احمد پور سیال ضلع جھنگ تھا۔ آپ کے والد محترم کا نام قاضی محمد روشن دین صاحب تھا۔ جن دنوں حضرت مسیح موعودؑ نے ''براہین احمدیہ'' تصنیف فرمائی ان دنوں آپ مظفر گڑھ میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے عہدہ پر فائز تھے اور آپ نے چند دیگر دوستوں کے ساتھ مل کر کتاب منگوانے کے لئے رقم قادیان بھجوائی تھی۔

یہ پہلا غائبانہ تعارف تھا جو آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کا ہوا۔ آپؓ نے 19 ستمبر 1889ء کو بیعت کی سعادت حاصل کی۔ رجسٹر بیعت میں 145 نمبر پر آپ کی بیعت کا اندراج ہے۔ جنوری 1890ء میں بیعت کے بعد پہلی مرتبہ آپؓ قادیان آئے اور دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جنوری 1890ء کا غالباً یہ دوسرا ہفتہ تھا جبکہ آپ قادیان میں آئے اور دس دن حضور اقدسؑ کی صحبت میں قیام کیا۔ حضورؑ نے 1897ء میں جب 313 کبار صحابہ کی فہرست ''انجام آتھم'' میں شائع فرمائی تو اس میں آپؓ کے نام کے ساتھ حال پنشنر لکھا۔ فہرست میں آپؓ کا نام 129 نمبر پر درج ہے۔

اسی طرح حضور نے ایک اشتہار میں مخالفین کی طرف سے گورنمنٹ کو پہنچائی گئی خلاف واقعہ اطلاعات کی تردید فرماتے ہوئے اپنے خاندان اور سلسلہ کے صحیح حالات بیان فرماتے ہوئے 24 فروری 1898ء کو ایک اشتہار شائع کیا جس میں بطور نمونہ اپنی جماعت کے 316/احباب کے نام درج فرمائے۔ فہرست میں آپ کا نام آٹھویں نمبر پر شامل ہے۔

حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ مظفر گڑھ کے غلام مرتضٰی ڈپٹی صاحب دنیادار آدمی تھے۔ اُن کی عمر اُس وقت 70 سال کی ہوگی جب انہوں نے دوسری شادی کرنا چاہی۔ لڑکی کا باپ راضی ہوگیا۔ تو ڈپٹی صاحب نے سوچا کہ حضرت اقدسؑ سے دعا کروالوں کہ مجھے اس بڑھاپے میں شادی سے کچھ فائدہ ہو تو کروں ورنہ کیا ضرورت ہے؟ اس خیال سے حضورؑ سے خط و کتابت کی اور اپنا حال لکھا۔ حضورؑ نے جواب میں لکھا کہ عام طور پر دعا تو ہر ایک سائل کے لئے کر دی جاتی ہے لیکن اگر کوئی خاص کراوے تو جب تک اُس کا کچھ تعلق اور بوجھ ہمارے ذمہ نہ ہو ہم دعا نہیں کرسکتے۔ ہاں اگر آپ کو ضرورت ہے، آپ قادیان آجائیں پھر ہم پر بوجھ پڑ جائے گا ہم دعا کریں گے۔ چنانچہ ڈپٹی صاحب معہ چند آدمیوں کے آگئے اور حضورؑ نے ان کو گول کمرہ میں ٹھہرایا۔ خوب کھانے ان کے لئے حضورؑ کے حکم سے پکتے تھے، وہ حقہ نوشی بھی کرتے تھے۔ ایک دن عشاء کے وقت حضورؑ نے مجھ سے فرمایا حامد علی! ہم آج ان کے لئے دعا کریں گے۔ مَیں نے کہا: بہت خوب، حضور میرے فلاں کام کے لئے بھی دعا فرماویں۔ آپؑ نے فرمایا: بہت اچھا تم خود بھی دعا کرنا استخارہ بھی کرنا، ہم بھی دعا کریں گے۔

صبح کی نماز کے وقت حضورؑ نے فرمایا ''ہم نے رات ڈپٹی صاحب کے واسطے بہت دعا کی، دعا تو ہم نے تمہارے لئے بھی کی مگر تمہارے لئے کم وقت خرچ کیا سناؤ تمہیں کچھ خواب آیا''۔ مجھ کو ایک خواب آیا تھا میں نے سنایا، فرمایا ٹھیک ہے یہ اسی امر کے متعلق ہے۔ فرمانے لگے ''ڈپٹی صاحب کے لئے بہت دعا کی گئی مگر پتہ نہیں وہ کہاں چلی گئی اور تمہارے لئے جو دعا کی اس کا تو نتیجہ معلوم ہوگیا''۔ ...... غرضیکہ وہ تین چار روز ٹھہرے۔ حضورؑ دعا کرتے رہے کوئی الہام نہ ہوا حضورؑ نے فرمایا: دعا بہت کی گئی کوئی الہام نہیں ہوا۔ آپ استخارہ کرکے نکاح کرلیں خدا بہتر کر دے گا۔

چنانچہ ڈپٹی صاحب نے نکاح کرلیا اور کچھ عرصہ کے بعد پھر خطوط لکھنے شروع کئے کہ حضور دعا کریں خدا ایک لڑکا عطا فرماوے۔ حضورؑ نے پھر لکھا کہ جب تک ہم پر بوجھ نہ پڑے خاص دعا نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ وہ پھر آگئے اور بڑے ٹھاٹھ کے ساتھ کئی آدمیوں کے ساتھ۔ غرضیکہ پہلی طرح ان کی بڑی خاطر شروع ہوئی اور حضورؑ نے ان کے لئے دعا کرنی شروع کی۔ مسجد مبارک میں حضورؑ نے چلّہ شروع کیا اور روزے رکھنے شروع کئے۔ رات کو مسجد کے درمیانی حصہ میں حضورؑ دری پر سو جایا کرتے تھے، چارپائی پر نہ سوتے تھے۔ غرض گیارہ دن حضورؑ نے بہت دعا کی اور آپ نے ڈپٹی صاحب کو بہت دفعہ نصیحت فرمائی کہ حُقہ چھوڑ دو، لوگوں سے کم ملا کرو، دن رات میں کم از کم پانچ سو دفعہ استغفار، پانچ سو دفعہ درود شریف پڑھا کرو۔ غرض گیارہ دن کے بعد الہام ہوا: ''اگر توبہ نصوحی کرے گا لڑکا دے دیں گے''۔ حضورؑ نے ڈپٹی صاحب کو بلوا کر نصیحت فرمادی کہ اگر توبہ کروگے خدا لڑکا دے دے گا۔ چنانچہ وہ اپنے گھر چلے گئے۔ ایک سال بعد ڈپٹی صاحب کا خط آیا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا اور سات روز کا ہو کر آج مرگیا...... مَیں روتا ہوں اور ساتھ ہی دو بکرے کرا کر گوشت تقسیم کر رہا ہوں۔ حضورؑ نے جواباً فرمایا: اس میں کچھ حکمتِ الٰہی تھی گھبراؤ نہیں خدا اور لڑکا دے گا۔ چنانچہ سال بعد ڈپٹی صاحب کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا اور حضورؑ کو اطلاع ملی۔

اس روایت سے حضرت قاضی صاحبؓ کے حضرت مسیح موعودؑ کی ذات پر یقین اور ایمان کا علم ہوتا ہے کہ حضور نے آپ کے لئے دعا میں توجہ پیدا کرنے کے لئے جب بھی آپ کو طلب فرمایا آپ قادیان پہنچے اور ایک لمبی مسافت کی پرواہ نہیں کی۔

ڈیماستھنیز۔ قدیم یونان کا خطیب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15/جون 2007ء میں مکرم احتشام البدر صاحب کے قلم سے قدیم یونانی خطیب ڈیماستھنیز (Damosthenes) کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون شامل اشاعت ہے۔

323 قبل مسیح کا سال تاریخ میں نہایت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سال یونان کی تین اہم شخصیات ارسطو، سکندر اعظم اور ڈیماستھنیز کی وفات ہوئی۔

یونان کی ایک شہری ریاست Athens کے زوال کے زمانہ میں ایک امیر تلوار ساز کے ہاں ایک کمزور اور نحیف سے بچے کی پیدائش ہوئی۔ یہ بچہ ڈیماستھنیز اتنا کمزور تھا کہ اس کی ماں نے اسے جمنیزیم سے روک دیا جہاں ہر یونانی بچہ ورزش کے لئے جانے کا پابند تھا۔ چونکہ یونان میں اس وقت جنگ کا دور تھا، اس لئے عموماً ہر نوجوان یا تو بری فوج میں جاتا یا بحری فوج میں۔ لیکن یہ بچہ اپنی جسمانی کمزوری کی بناء پر ان دونوں شعبوں میں جانے سے قاصر تھا۔ اُس دور میں ایتھنز میں فلسفہ اور خطابت کے سکول بھی بہت مشہور تھے۔ چنانچہ ڈیماستھنیز نے خطابت کو اپنے لئے چن لیا۔ ابھی وہ سات سال کا تھا کہ اس کے والد کی وفات ہوگئی۔ اُس کے والد نے وفات سے پہلے اپنی جائیداد تین رشتہ دار دوستوں کی نگرانی میں دیدی۔ لیکن جب وہ 16 سال کا ہوا تو اسے معلوم ہوا کہ تینوں نگرانوں نے اس کا حصہ وراثت ہضم کرلیا ہے۔ اُسے والدہ کے ترکہ کا ساتواں حصہ ہی دیا گیا۔ اس پر اُس نے عدالت سے رجوع کیا لیکن وہاں اسے احساس ہوا کہ اس کے دلائل دقیانوسی اور نہایت طویل تھے، آواز باریک، سانس کمزور اور انداز بیان بے ربط تھا۔ چنانچہ نہایت بے بسی کے ساتھ اس نے عدالت کو الوداع کیا۔

خوش قسمتی سے مشہور اداکار Arkantos اُس کا دوست تھا جس نے ڈیماستھنیز کو اس کی کمزوریوں سے آگاہ کیا اور کہا کہ ''جیتنے کے لئے تمہیں دلفریب انداز اور منفرد لہجے کو اپنانا ہوگا''۔ اُس دوست نے اُسے کچھ مشہور ڈراموں میں سے کچھ پیرے دیئے اور ان کو پڑھنے کی مشق کروائی۔ ڈیماستھنیز کو اس بات کا پورا احساس تھا کہ بغیر کافی معلومات اور علم کے، کوئی بھی شخص خطابت میں دسترس اور فن تحریر میں کمال حاصل نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اُس نے تھیوسی ڈائڈیز اور افلاطون کے افکار کا مطالعہ کیا اور آئسوکریٹس کے دروس میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتا رہا۔ مسلسل مطالعہ نے اس کے ذہن کو ایک مخصوص نہج دی۔ فن خطابت میں مہارت کے لئے اس نے منہ میں کنکر ڈال کر بولنے کی مشق کی۔ آواز کی پختگی کے لئے کھلے منہ کے ساتھ دوڑنے کی مشق کی تا پھیپھڑے کھل سکیں اور اپنی آواز کو اونچا کرنے کے لئے پہاڑی پر تیز چڑھتے ہوئے بولنا سیکھا۔ اس طرح تین ماہ تک مشق کرنے کے بعد اس نے عدالت میں تقریر کی اور آہستہ آہستہ مدلل دلائل، اعلیٰ زبان، بہترین ادائیگی، مزاح اور بے ساختہ بیانات کی بدولت اس نے اپنا حق بھی واپس لیا اور خود کو یونان کے عظیم ترین خطیب کے طور پر بھی منوالیا۔ اُس نے صرف ادائیگی بیان میں ہی دسترس حاصل نہیں کی بلکہ اگر اس کے خطبات کو پڑھا جائے تو وہ آج بھی اسی طرح پُراثر ہیں جیسا کہ وہ آج سے 2300 سال پہلے سامعین کے دلوں پر ایک جادو سا کر دیتے تھے۔

ڈیماستھنیز نے اپنے فن خطابت کو قومی بہبود کے لئے بھی استعمال کیا۔ اُس وقت یونان میں خانہ جنگی کی سی کیفیت دیکھ کر مقدونیہ کے بادشاہ فلپ نے یونان کو اپنا شکار بنانا چاہا۔ فلپ نہایت ذہین اور قابل بادشاہ تھا۔ پہلے تو وہ ڈلفی کے مندر کے محافظ کے طور پر سامنے آیا اور بعد ازاں جنگ کے زور پر یونانی ریاستوں کو تابع کرنا شروع کیا۔ ڈیماستھنیز نے اس بادشاہ کے خلاف طوفانی تقاریر کے ذریعہ آواز بلند کی اور ایتھنز کے عوام کو اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہونے کا کہا۔ لیکن شاید اس کے سامعین اپنا ولولہ اور آزادی کی تڑپ ہی کھو چکے تھے!!

جب یونانیوں کی آنکھیں کھلیں۔ تب انہوں نے ڈیماستھنیز کو سرآنکھوں پر بٹھایا اور اُسے ایک عظیم تہوار میں سونے کا تاج پہنایا گیا۔

فلپ کے بعد اس کا بیٹا سکندر اعظم تخت نشین ہوا تو ڈیماستھنیز نے سکندر کے خلاف خطبات کا آغاز کیا۔ دراصل وہ اس سوچ کا مخالف تھا جو دوسروں کی آزادی غصب کرکے حکمرانی کرنا چاہتی تھی۔ اب یونانی اس کی پیروی میں اٹھ کھڑے ہوئے اور عظیم جنگ لیمیان ہوئی جس میں بدقسمتی سے یونان کو شکست ہوگئی۔ نتیجتاً یونان ایک بار پھر مقدونی غلام بن کر رہ گیا۔ ڈیماستھنیز اور دیگر حریت پسندوں کو موت کی سزا سنائی گئی۔ اپنی جان بچانے کے لئے ڈیماستھنیز نے پوسائیڈن کے ایک نہایت قدیم مندر میں پناہ لی جس کے اندر خون بہانا ممنوع تھا۔ مقدونی فوج ایک سابق اداکار آرکیاس کی قیادت میں مندر تک پہنچ گئی۔ اگرچہ آرکیاس ایک سخت دل انسان تھا لیکن اس مقدس مندر میں خون بہانے سے جھجک گیا۔ اس نے ڈیماستھنیز سے التجا کی کہ وہ باہر آجائے اور امید دلائی کہ اسے معاف کرانے کی سفارش بھی کرے گا۔ اس پر ڈیماستھنیز نے کہا ''آرکیاس! تم مجھے کبھی اپنی بہترین اداکاری سے متاثر نہیں کرسکے جو آج اپنے وعدوں سے متاثر کروگے''۔

اس کے بعد ڈیماستھنیز نے آرکیاس سے کہا کہ وہ اپنے دوستوں کے نام خط لکھ کر باہر آجائے گا۔ تب ڈیماستھنیز نے اپنا قلم لیا اور ایک تاریک کونے میں بیٹھ کر لکھنے لگا۔ پھر اس نے اپنے قلم کے بالائی حصہ میں موجود زہر کو پی لیا اور اٹھ کر دروازہ سے باہر آگیا اور گر کر جان دے دی۔ اس کی عمر 62 سال تھی۔

حقیقت یہی ہے کہ ڈیماستھنیز کی قوت ادراک، سیاسی مہارت اور دوربینی صلاحیت کا مقابلہ اس زمانے میں کوئی نہیں کرسکتا تھا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13/دسمبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

قرآن زمانے کی ہدایت کے لئے ہے
اللہ کی عظمت کی شہادت کے لئے ہے
جو صاحبِ ایمان ہے دیوانہ ہے اس کا
یہ باعث تزئین عبادت کے لئے ہے
ہم کتنے بھی ڈوبے ہوں غم و رنج و الم میں
قرآن دل و جاں کی سکینت کے لئے ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
21st August 2009 – 27th August 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 21st August 2009

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & MTA News
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 4th May 1995.
02:30	Al Maaidah: a culinary programme.
03:00	MTA World News
03:20	Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 279, recorded on 27th October 1998.
04:20	Dars-e-Malfoozat: An Urdu discussion programme on extracts from the Promised Messiah's (as) literature. Narrated by Abdul Qadeer Qamar Sahib.
04:50	Jalsa Salana Burkina Faso: opening address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 26th March 2004.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Children's Class with Huzoor recorded on 25th October 2003.
08:05	Siraiki Service: A discussion in Siraiki about the Holy Prophet Muhammad (saw). Hosted by Professor Abdul Basit with guest Abdul Majid Amjad.
09:00	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat.
10:10	Indonesian Service
11:10	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh, London.
13:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:10	Bengali Mulaqaat
15:10	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon [R]
17:10	Jalsa Salana Ghana 2004: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, recorded on 18th March 2004.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	Khilafat Centenary Celebrations
22:45	Reply to Allegations [R]

Saturday 22nd August 2009

00:00	MTA World News
00:25	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:10	Le Francais C'est Facile: A programme teaching you how to read, write and speak french. Presented by Naveed Marti.
01:35	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th May 1995.
02:50	MTA World News
03:05	Friday Sermon recorded on 21st August 2009.
04:15	Jalsa Salana Ghana 2004: an address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, recorded on 18th March 2004.
04:55	Rah-e-Huda: an interactive talk show about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
06:00	Tilawat
06:10	Sighting of the Moon: a discussion programme on the sighting of the moon for Ramadhan.
06:40	MTA News
07:10	Jalsa Salana Germany 2009: repeat of second day proceedings from Jalsa Salana Germany, recorded on 15th August 2009.
09:10	Friday Sermon recorded on 21st August 2009.
10:10	Indonesian Service
11:10	French Service
12:15	Tilawat
12:25	Sighting of the Moon
12:50	Bangla Shomprochar
13:50	Jalsa Salana Germany 2009 [R]
15:50	Rah-e-Huda
16:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 15th March 1998.
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News
21:05	Jalsa Salana Germany 2009 [R]
23:05	Rah-e-Huda [R]

Sunday 23rd August 2009

00:05	Friday Sermon: recorded on 21st August 2009.
01:10	MTA World News
01:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:40	Sightint of the Moon
02:05	Dars-ul-Quran: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 1, recorded on 23rd April 1988.
03:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:45	MTA World News
05:10	Friday Sermon: recorded on 21st August 2009.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
08:00	Jalsa Salana Germany 2009: repeat of day 3 proceedings, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
09:50	Indonesian Service
10:55	Dars-ul-Quran: session no. 1.
12:50	Tilawat & Dars-e-Hadith
13:20	Bengali Reply to Allegations
14:20	Friday Sermon: recorded on 21st August 2009.
15:25	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
16:25	Jalsa Salana Germany 2009 [R]
18:00	MTA World News
18:20	Tilawat
19:15	Arabic Service
21:30	Dars-ul-Quran: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 1, recorded on 23rd April 1988. [R]
23:20	Tilawat

Monday 24th August 2009

00:00	Tilawat
01:05	Dars-e-Hadith
01:05	Dars-ul-Quran: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 2, recorded on 24th April 1988.
02:45	Tilawat
03:35	MTA World News
04:10	Jalsa Salana Germany 2009:
03:30	MTA World News
03:45	Honey Bees [R]
04:25	Jalsa Salana Germany 2009: repeat of day 3 proceedings, including concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:40	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) with Huzoor, recorded on 29th February 2004.
09:45	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an [R]
12:15	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:20	Bangla Shomprochar
14:20	Khilafat Centenary Moshaairah
15:15	Friday Sermon: Rec. on 22nd August 2008.
16:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) Class [R]
18:00	MTA World News
18:20	Tilawat
19:15	Arabic Service
20:00	Dars-e-Hadith
20:20	MTA International News
20:50	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
21:30	Dars-ul-Qur'an [R]
23:00	Tilawat

Tuesday 25th August 2009

00:00	Tilawat
00:50	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 3, recorded on 30th April 1988.
02:45	Tilawat
03:35	MTA World News
04:00	Friday Sermon: recorded on 22nd August 2008.
05:20	Seerat Sahaba Rasool (saw)
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
08:35	Children's class with Huzoor recorded on 29th November 2003.
09:45	Indonesian Service
10:50	Dars-ul-Qur'an [R]
12:55	Tilawat & MTA News
13:40	BanglaShomprochar
14:40	Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema 2005: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, recorded on 2nd October 2005.
15:10	Children's class with Huzoor recorded on 29th November 2003. [R]
16:20	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw), based on the importance of Ramadhan. Hosted by Muhammad Hameed Kausar.
16:50	Ramadhan Special: a children's programme
17:15	Seerat-un-Nabi (saw)
17:50	MTA World News
18:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
19:15	Arabic Service
20:20	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on 21st August 2009.
21:30	Dars-ul-Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 3, recorded on 30th April 1988 [R]
23:30	Tilawat

Wednesday 26th August 2009

00:00	Tilawat
01:15	Dars-ul-Quran: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 4, recorded on 1st May 1988.
03:00	MTA World News
03:40	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:30	Seerat-un-Nabi (saw)
05:05	Ramadhan Special: a children's programme
05:30	Khuddam-ul-Ahmadiyya Ijtema 2005: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, recorded on 2nd October 2005.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:30	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 10th January 2004.
09:35	Indonesian Service
10:35	Dars-ul-Qur'an
12:20	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:00	MTA Variety: An interview with Sahibzada Mirza Ghulam Ahmad talking about his personal memories of the Khulafa-e-Ahmadiyyat.
09:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th June 1996. Part 1.
09:55	Indonesian Service
10:35	Dars-ul-Qur'an
12:20	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:30	Bangla Shomprochar
14:30	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th December 1986.
15:40	Bustan-e-Waqfe Nau Class [R]
16:45	Shamail-e-Nabwi
17:15	Tilawat
18:10	MTA World News
18:25	Dars-e-Hadith
18:50	Arabic Service
19:40	MTA International News
20:10	Dars-ul-Quran: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 4, recorded on 1st May 1988 [R]
21:50	From the Archives [R]
23:00	MTA World News [R]
23:20	Tilawat

Thursday 27th August 2009

00:00	Tilawat
00:55	Dars-ul-Quran: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 7th May 1988.
02:50	Tilawat
03:45	World News
04:00	Shamail-e-Nabwi
04:45	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th December 1986.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
08:10	Ilmi Khutabaat: a Friday sermon delivered on 24th December 1976 by Hadhrat Mirza Nasir Ahmad, Khalifatul Masih III (ra).
08:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:55	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Quran: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 7th May 1988. [R]
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
13:35	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon recorded on 21st August 2009.
14:45	English Mulaqat: a question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st October 1995.
15:45	Ilmi Khutabaat
16:25	Kehkashaan: a discussion programme on the topic of 'spending in the name of Allah'.
17:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
17:50	MTA World News
18:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
19:15	Arabic Service
21:20	Dars-ul-Quran: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 5, recorded on 7th May 1988. [R]
23:05	Tilawat [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603

Fax: (020) 8544 7611

Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 Friday 14 August , 2009 Issue No. 33

بقیہ:رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

نیکیوں کی جزا دس گنا اور بعض دفعہ 100 گنا اور کبھی اس سے بھی زیادہ دیتا ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان خداتعالیٰ کے فضل سے ہی جنت حاصل کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود ؑ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں تمام احکام کے مقابلہ میں تقویٰ کی سب سے زیادہ تاکید ہے کیونکہ تقویٰ ہر فتنے سے بچنے کے لئے حصن حصین ہے۔عُجب،خودپسندی اور مال حرام سے بچنا ہی تقویٰ ہے۔

آج پاکستان اور افغانستان میں مذہب کے نام پر خون کیا جارہا ہے جو اسلام کے نام پر دھبہ ہے حالانکہ اسلام تو پیار اور محبت کا مذہب ہے۔مخالفین اسلام اس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔آج حضرت مسیح موعود ؑ کے ماننے والے حصن حصین میں محفوظ ہیں۔آج جب ہر جگہ فساد برپا ہے احمدی خالص دینی اغراض کے لئے جلسے منعقد کرتے ہیں اور ساری دنیا میں یہ جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔یوکے کا جلسہ بھی اسی مقصد کے تابع ہے۔جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی ہو۔آج کے فساد کے دور میں حضرت مسیح موعود ؑ کے حصن حصین میں رہ کر ہی انسان بچ سکتے ہیں۔اگر انسان کے اندر کا احساس نہ جاگے تو نیکی کی طرف مستقل توجہ نہیں ہوتی۔حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بھی فرمایا کہ جلسہ کا ایک مقصد یہ ہے کہ لوگ ملاقات کے ذریعہ ایسا رنگ اختیار کرلیں کہ تقویٰ میں نمونہ بنیں اور محبت و اخوت میں بھی نمونہ بنیں۔حضرت مسیح موعود ؑ تو آج خود موجود نہیں لیکن ان جلسوں کے ذریعہ آج بھی آپ کی تعلیم زندہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود کے ذریعہ دنیا میں اسلام کا سورج چڑھے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتب کا ایک عظیم خزانہ ہمارے لئے چھوڑ گئے ہیں اور خداتعالیٰ سے اطلاع پاکر اعلان فرمایا کہ خداتعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ ’’مَیں تیری جماعت کو دوسروں پر قیامت تک غلبہ دوں گا‘‘۔یہ غلبہ تقویٰ اور پاک تبدیلی کی وجہ سے ہونا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ (البقرۃ:258) کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کا دوست ہے اور وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لے آئے گا۔جو لوگ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں گے ان کے لئے یہ جلسے عظیم کردار ادا کرتے رہیں گے۔غیر بھی جو اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں وہ بھی یہ پیغام لے کر جاتے ہیں کہ یہ جماعت منفرد جماعت ہے۔ہمیشہ دعاؤں اور اعمال صالحہ کے ذریعہ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود ؑ کا سچا پیرو بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود ؑ نے فرمایا:دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔پھر فرمایا:وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہوجائے۔نیز فرمایا:اپنی قوتوں کو ضائع مت کرو۔خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کرو۔

حضور نے فرمایا:آج اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر ہمیں موقع دیا ہے کہ اپنے عہد بیعت کی تجدید کرتے ہوئے تقویٰ کی طرف توجہ کریں۔ہر سعید فطرت تقویٰ کے حصول کے لئے احمدیت قبول کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے۔یہ جلسے اسی غرض کے لئے ہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل ؓ نے اپنا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک دفعہ کافی دیر تک وہ ایک بزرگ سے ملنے نہ گئے۔دیر کے بعد جب ملنے گئے تو انہوں نے کہا کہ جس طرح چھریاں آپس میں رگڑنے سے تیز ہوتی ہیں اور ان کی صفائی ہوجاتی ہے اسی طرح آپ کے آنے سے ہم دونوں کی روحانیت تیز ہوجاتی ہے اور اندرونی صفائی بھی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خداتعالیٰ کی طرف جھکنے کا پہلا تقاضا خدا کی عبادت ہے اور عبادت کا جو طریق خدا نے سکھایا ہے اس میں سے سب سے بڑھ کر نماز ہے بشرطیکہ صحیح طور پر ادا کی جائے۔نماز وقت پر پڑھنی چاہئے۔نماز برائیوں سے روکتی ہے اور تقویٰ پیدا کرتی ہے۔نماز ہی ایسی نیکی ہے جس سے کمزوریاں دور ہوتی ہیں۔نماز اصل میں دعا ہے۔نماز اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ رکھتی ہے۔حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ ذکر الٰہی کو ہی کافی سمجھتے ہیں،یہ غلط ہے۔نماز بھی ضروری ہے۔جو ذکر نماز میں کیا جاتا ہے وہ سب سے بڑا ذکر ہے۔اسی لئے فرمایا وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَر ۔قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہو تو ذکر کرو۔پس نماز بہرحال ضروری ہے۔نماز کو چھوڑ کر ذکر الٰہی کوئی چیز نہیں۔یہ بھی درست نہیں کہ نماز کافی ہے اور ذکر الٰہی کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ نماز تو ذکر الٰہی کی عادت ڈالتی ہے۔آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میری زبان نیند میں بھی ذکر الٰہی کررہی ہوتی ہے۔اگر کسی خاص منزل تک پہنچنا ہو تو اس کی طرف چلنا ضروری ہے۔اور جتنی منزل دور ہو اتنا دور تک چلنا ضروری ہے۔جس نے نماز ترک کردی اس نے خدا تک کیا پہنچنا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ جس زمانہ میں نمازیں غور سے پڑھی جاتی تھیں مسلمان ترقی کرتے رہے۔جب نمازیں چھوڑ دیں تو مسلمانوں نے خدا کو چھوڑ دیا۔

نماز ایک قسم کی دعا ہے جو انسان کو حسنات کا مورد بنا دیتی ہے۔نماز کی ابتدا اذان سے ہوتی ہے اور اذان اللہ سے شروع ہوتی ہے اور اس کا اختتام بھی اللہ پر ہوتا ہے۔اس میں اشارہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے ہے۔ایسی عبادت کسی اور قوم میں نہیں۔انسان کا اسم اعظم استقامت ہے۔پس مستقل مزاجی سے نمازیں پڑھنا ضروری ہے۔جلسہ کے دنوں میں نمازیں جمع ہوتی ہیں جس کی سنت نبوی کے مطابق اجازت ہے۔لیکن عام دنوں میں ایسا نہیں کرنا چاہئے۔عام دنوں میں کِتَابًا مَّوْقُوْتًا کا حکم ہے اس لئے وقت پر علیحدہ علیحدہ نماز ادا کرنی چاہئے۔

قرآن کریم میں ایک جگہ فرمایا کہ تمہارے اموال اور تمہاری اولادیں تمہیں عبادت اور ذکر الٰہی سے غافل نہ کریں۔مومن اللہ کو یاد کرتا ہے اور خدا مومن کو انعامات سے نوازتا ہے۔اور یہی خدا کیا بندے کو یاد کرنا ہوتا ہے۔نماز کا ترک کفر ہے۔اٹھتے بیٹھتے اللہ کے ذکر سے ہی انسان،انسان کہلانے کا مستحق بنتا ہے۔

حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود ؑ فرماتے ہیں:کینہ وری سے بچو اور ہر ایک سے سچی ہمدردی سے پیش آؤ۔حضور انور نے فرمایا کہ یہی بات شرائط بیعت میں بھی ہے کہ خدا داد طاقتوں سے تمام بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤ۔باہمی تعلق نہ توڑو۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران:104)۔حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑو۔حبل اللہ سے اوّل طور پر مراد قرآن کریم کی شریعت اور اللہ تعالیٰ کے احکامات ہیں جو قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔حضرت مسیح موعود ؑ فرماتے ہیں کہ نیکی کی ہر راہ اختیار کرو نہ معلوم کسی راہ سے قبول کئے جاؤ۔نیز فرمایا:جو شخص قرآن کریم کے سات سو احکامات میں سے کسی ایک حکم کو بھی جان بوجھ کر ٹالتا ہے وہ اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر نجات کا دروازہ بند کرلیتا ہے۔جان بوجھ کر کسی حکم کو ٹالنا اور ٹالتے چلے جانا یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکا سکتا ہے اور اسی طرح وہ حبل اللہ یعنی اللہ کی رسّی ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے جسے پکڑنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حبل اللہ سے مراد اللہ کے انبیاء بھی ہیں اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ ہیں۔اسی لئے فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (آل عمران:32) کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری (یعنی آنحضرتؐ کی) پیروی کرو پھر خدا بھی تم سے محبت کرے گا۔

اسی طرح اس زمانہ میں آپؐ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود ؑ سے سچا تعلق رکھنا اللہ کی رسّی کو پکڑنا ہے۔جو آپ سے کئے ہوئے عہد بیعت پر عمل کرتا ہے وہ حبل اللہ کو پکڑنے والا ہے۔اس زمانہ میں آپ نے ہی آنحضرت ؑ کی محبت کے سلیقے سکھائے ہیں۔

پھر خلافت کا دائمی نظام حبل اللہ یعنی اللہ کی رسّی ہے جس کی پیشگوئی قرآن کریم میں آیت استخلاف میں دی گئی ہے۔یہ بھی ایک ایسا انعام ہے جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو دیا ہے جو سب مومنوں کو محبت و پیار کے بندھن میں باندھے ہوئے ہیں۔اس رسّی کو بھی مضبوطی سے پکڑیں۔اس رسّی کو وہ پکڑنے والا ہے جو عبادت کی طرف توجہ کرتا ہے۔آج اُمّت مسلمہ میں صرف جماعت احمدیہ ہے جو خلافت کی وجہ سے محبت و پیار کا نمونہ پیش کررہی ہے۔خلافت کے ساتھ جڑے رہنے کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں۔

دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ واقفین زندگی اور واقفین نو کے لئے بھی دعائیں کریں۔ سلام کو رواج دیں۔

خطاب کے آخر میں حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعود ؑ کے جلسہ کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔پھر فرمایا ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔ یہی ہماری بقا اور ہماری نسلوں کی بقا اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

6:15 پر حضور انور کا خطاب اختتام پذیر ہوا اور ساری جلسہ گاہ سے اسلامی نعروں کے ساتھ حاضرین جلسہ اپنے امام کے لئے محبت و عشق کا اظہار کرتے رہے۔الحمدللہ۔ثم الحمدللہ۔

(باقی آئندہ)

قرآن آسان کتاب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

’’اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل احسان اور کامل فضل اور کامل رحمانیت سے مسلمانوں کو ایک کتاب دی ہے۔اس کا نام قرآن ہے مَیں نے اس کو سامنے رکھ کر بائیبل اور انجیل کو پڑھا ہے اور ژند واوستا کو پڑھا ہے اور ویدوں کو بھی پڑھا ہے وہ اس کے سامنے کچھ ہستی نہیں رکھتے۔قرآن بڑا آسان ہے۔مَیں ایک دفعہ لاہور میں تھا۔ایک بڑا انگریزی خوان اس کے ساتھ ایک اور بڑا انگریزی خوان نوجوان تھا۔ہم ٹھنڈی سڑک پر چل رہے تھے۔اس نے مجھے کہا کہ قرآن کریم میں آتا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ (القمر:41) مگر قرآن کہاں آسان ہے۔ہم دوسری کتابوں کو جمع کرتے اور ان کی زبانوں کو سیکھتے کہ پہلے ہمیں ان کتابوں کا ملنا مشکل اور پھر ان زبانوں کا سیکھنا مشکل اور پھر ان کو ایک زبان میں کرنا مشکل۔پھر اس کی تفسیر کون کرتا۔قرآن کریم نے دعویٰ کیا ہے فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البینۃ:4) جو کتاب دنیا میں آئی اور جو اس میں نصیحتیں ہیں ان تمام کا جامع قرآن ہے باوجود اس جامع ہونے کے ایک ایسی زبان میں ہے جو ہر ایک ملک میں بولی جاتی ہے۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ 186 مطبوعہ ربوہ)

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ:عبدالحفیظ کھوکھر۔ترسیل:قاضی نجیب الدین احمد